علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

# حل شدہ امتحانی پرچہ (گیس پیپر) کورس کوڈ : 431

## خبرنگاری سطح : بی اے

**سوال نمبر 1- درج ذیل خالی جگہ موزوں الفاظ سے پُر کریں۔** (20)

1- ہر رپورٹر کو ملا ہوا علاقہ اس کی **بیٹ (Beat)** کہلاتا ہے۔
2- ایک رپورٹر کا مشاہدہ عام آدمیوں کے مقابلے میں بہت **تیز** اور عمیق ہونا چاہیے۔
3- ایک اچھی تصویر **ایک ہزار** الفاظ کے برابر ہے۔
4- خبر میں پیراگراف **چھوٹے چھوٹے** ہونے چاہیں۔
5- تفتیشی خبرنگاری بڑی **عرق ریزی** کا کام ہے۔
6- مکتوب دراصل کسی علاقے، شہر یا ملک کی ہفتہ یا **ہفت روزہ** سرگرمیوں کی روداد ہوتی ہے۔
7- **شہر نامہ** کسی شہر یا قصبے میں ہونے والی سرگرمیوں کی رپورٹ ہوتی ہے۔
8- کالم دراصل **شخصی صحافت** کا جدید روپ ہے۔
9- علاقائی نامہ نگار کے ذرائع **محدود** ہوتے ہیں۔
10- اے پی پی بنیادی طور پر **حکومتی** ملکیت میں ہے۔

**سوال نمبر 2- درج ذیل کا ہاں/نہیں میں جواب دیں۔** (10)

1- نیوز نیٹ ورک انٹرنیشنل (NNI) پاکستان میں نجی شعبے میں قائم ہونے والا پہلا بڑا خبر رساں ادارہ ہے۔ **ہاں**/نہیں
2- ایران کے سرکاری خبر رساں ادارے کا نام پارس ہے جو 1934ء میں قائم ہوا۔ **ہاں**/نہیں
3- سرسید نے اورینٹ پریس آف انڈیا کی بنیاد رکھی۔ ہاں/**نہیں**
4- علاقائی نامہ نگاری میں نامہ نگار کے لیے مسئلے کا ممکنہ حل تجویز کرنا ضروری ہے۔ **ہاں**/نہیں
5- ڈائری، کالم سے ملتی جلتی چیز ہے۔ **ہاں**/نہیں
6- مکتوب نگاری سے مراد مدیر کو خط لکھنا ہوتا ہے۔ ہاں/**نہیں**
7- پاکستان میں صحیح معنوں میں تفتیشی خبرنگاری کا آغاز 2000ء میں ہوا۔ ہاں/**نہیں**
8- آزاد دنیا میں صحافت کو مملکت کا تیسرا ستون سمجھا جاتا ہے۔ ہاں/**نہیں**
9- سیاسی رپورٹنگ خاصا مشکل اور مہارت طلب کام ہے۔ **ہاں**/نہیں
10- ایک اچھا رپورٹر ہمیشہ موڈ (Mood) کا تابع ہوتا ہے۔ ہاں/**نہیں**
10- ایک اچھا رپورٹر ہمیشہ موڈ (Mood) کا تابع ہوتا ہے۔ ہاں/**نہیں**

**سوال نمبر 3- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔** (20)

1- **چندر گپت** کے وزیر اعظم کو خبروں کی ترسیل کا خاصا شعور تھا۔
2- ابتدائیہ انٹرو (Intro) خبر کے **آغاز** کی چند سطور پر مشتمل ہوتا ہے۔
3- طویل ترین سُرخی **آٹھ** کالم کے برابر ہوتی ہے۔
4- بنیادی ساخت اور خدوخال کے اعتبار سے خبر کی **تین** اقسام ہوسکتی ہیں۔
5- **کھیلوں** کی خبریں معروضی رپورٹنگ کا بہترین نمونہ قرار دی جاسکتی ہیں۔
6- **تعزیتی خاکوں** کا مقصد مرحوم کی غیر ضروری تعریف کرنا نہیں بلکہ معاشرے میں جو اس کا مقام ہے۔ اس کی صحیح تصویر کشی کرنا ہوتا ہے۔
7- ہر وہ واقعہ **خبر** ہے جو غیر معمولی نوعیت کا ہو۔
8- آداب صحافت اور عام انسانی **معاشرتی آداب** میں کوئی فرق نہیں۔
9- فیچر میں **پس پردہ** حقائق کو بیان کیا جاتا ہے۔
10- ہینڈ آؤٹ **سرکاری** خبر ہوتی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

کاشف بخاری 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**سوال نمبر 4- درج ذیل کا ہاں/نہیں میں جواب دیں۔ (10)**

1- سفارت خانہ خبروں کے حصول کا ایک غیر اہم ذریعہ ہے۔ ہاں/**نہیں**
2- مبالغہ آمیزی سے خبروں کی تزئین و آرائش میں نکھار آتا ہے۔ **ہاں**/نہیں
3- عموماً رپورٹر پریس کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔ ہاں/**نہیں**
4- ہر وہ چیز جو زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے دلچسپی کا باعث بنے خبر کہلاتی ہے۔ **ہاں**/نہیں
5- انٹرو کے بعد کا حصہ جس میں خبر کی تفصیل دی جاتی ہے متن کہلاتا ہے۔ **ہاں**/نہیں
6- امیر معاویہؓ کے دور میں البرید یعنی ڈاک کا باقاعدہ نظام قائم ہوا۔ **ہاں**/نہیں
7- سرخیوں میں محاورات ستعال کیے جاسکتے ہیں۔ ہاں/**نہیں**
8- پارلیمانی رپورٹنگ کے لیے خصوصی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ **ہاں**/نہیں
9- تحقیقی رپورٹنگ عام رپورٹنگ کی نسبت آسان ہوتی ہے۔ ہاں/**نہیں**
10- مثلث معکوس طرز تحریر میں سب سے پہلے خبر کے ضروری حقائق پیش کیے جاتے ہیں۔ ہاں/**نہیں**

**سوال نمبر 5- خالی جگہ موزوں الفاظ سے پر کریں۔ (10)**

1- اخبار جس جگہ سے شائع ہوتا ہے وہاں اور اس کے گردونواح کی خبریں **رپورٹر** جمع کرتے ہیں۔
2- اصطلاحی اعتبار سے ہر رپورٹر اور نامہ نگار اخبار کا **نمائندہ** ہوتا ہے۔
3- ایک رپورٹر کا **مشاہدہ** عام آدمیوں کے مقابلے میں بہت تیز اور عمیق ہونا چاہیے۔
4- **چیف رپورٹر** باقی تمام رپورٹروں کو تقسیم کار سے آگاہ کرتا ہے۔
5- **انٹرویو** آج بھی خبروں کے حصول کا ایک اہم ذریعہ ہے۔
6- ذرائع ابلاغ کے بڑے بڑے ادارے اب **ٹیلی فون** پر بھی انحصار نہیں کرتے۔
7- صحافت کو ملک کا **چوتھا** ستون سمجھا جاتا ہے۔
8- مکتوب نگاری کے لیے انگریزی میں لفظ **LETTERS** استعمال کیا جاتا ہے۔
9- نامہ نگار کو اپنے خیالات کے اظہار میں اپنے اخبار کی **پالیسی** مدنظر رکھنا ضروری ہے۔
10- **1950ء** میں ترکی کا پہلا خبر رساں ادارہ ٹی ایچ اے قائم ہوا۔

**سوال نمبر 6 درج ذیل بیانات میں سے صحیح اور غلط کی نشان دہی کریں۔ (10)**

1- اے ایف پی کا انتظام پندرہ ڈائریکٹروں کا بورڈ چلاتا ہے۔ **صحیح**/غلط
2- اسلامک انٹرنیشنل نیوز ایجنسی کا صدر دفتر تہران میں ہے۔غلط صحیح/**غلط**
3- خبروں کا تعاقب رپورٹر کے اہم کاموں میں سے ایک اہم کام ہے۔ **صحیح**/غلط
4- علاقائی نامہ نگار کے ذرائع لامحدود ہوتے ہیں۔غلط صحیح/غلط
5- علاقائی نامہ نگاری کی اصطلاح صرف تیسری دنیا تک محدود ہے۔ **صحیح**/غلط
6- مکتوب نگاری سے مراد مدیر کو خط لکھنا ہے۔ صحیح/**غلط**
7- تجزیاتی خبر نگار کسی واقعہ کی تشریح کرتا ہے۔ **صحیح**/غلط
8- پاکستان میں صحیح معنوں میں تفتیشی خبر نگاری کا آغاز 2000 میں ہوا۔ صحیح/**غلط**
9- واٹرگیٹ سکینڈل کا انکشاف ایک پولیس افسر نے کیا تھا۔ **صحیح**/غلط

**سوال نمبر 7 درست جواب کا انتخاب کرکے خالی جگہ پر کریں۔ (10)**

1- لغوی طور پر تازہ معلومات کو **خبر** کہتے ہیں۔ (فیچر، کالم، خبر)
2- **قرب مکانی** خبر کے آغاز کی چند سطور پر مشتمل ہوتا ہے۔ (**قرب مکانی**، قرب زمانی، انٹرو)
3- **امیر معاویہ** کے دور میں البرید کا باقاعدہ نظام قائم ہوا۔ (اورنگزیب عالمگیر، شاہ جہاں، **امیر معاویہ**)
4- مواصلاتی انقلاب کی وجہ سے دنیا **گلوبل ویلیج** کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ (**گلوبل ویلج**، میگا سٹی، گلوبل چین)

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اساٹمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

5- رپورٹر کے حلقہ کار کو **بیٹ Beat** کہتے ہیں۔ (بیٹ **Beat**، سورس Source، سپشلائزیشن)

6- کھیلوں کی خبر میں کھلاڑی کے لیے **واحد حاضر صیغہ** استعمال کیا جاتا ہے۔۔(**واحد حاضر صیغہ**، واحد غائب صیغہ، جمع حاضر صیغہ)

7- پاکستان میں مرکزی سطح پر سب سے بڑی عدالت **سپریم کورٹ** کہلاتی ہے۔(**سپریم کورٹ**، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ)

8- موسم کے متعلق **میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ** تھوڑے تھوڑے وقفے سے بلیٹن جاری کرتا ہے۔
(سروے آف پاکستان، **میٹرولوجیکل ڈیپارٹمنٹ**، پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ)

9- خبر کی تحریر دوسرے لفظوں میں **عام** تحریر بھی کہلاتی ہے۔ (**عام**، خاص، انفرادی)

10- شلث معکوس طرز تحریر **19 ویں** صدی کے آخر میں منظر عام پر آیا۔ (17 ویں، 15 ویں، **19 ویں**)

**سوال نمبر 8 درج ذیل کا ہاں/نہیں میں جواب دیں۔ (10)**

1- ابلاغیات کی تمام شاخوں کا بنیادی کردار اطلاعات فراہم کرنا ہے۔ **ہاں**/نہیں

2- زرد صحافت، اشاعت اور مقبولیت میں اضافے کی ایک عمدہ کوشش کا نام ہے۔ ہاں/**نہیں**

3- خبر کے ذریعے رائے عامہ کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔ **ہاں**/نہیں

4- تعارفیہ کے بعد والے تمام حصے کی خبر کو متن کہتے ہیں۔ **ہاں**/نہیں

5- عام طور پر خبروں کا ایک بڑا سیاسی خبروں کے متعلق ہوتا ہے۔ **ہاں**/نہیں

6- جرائم کی خبروں کی رپورٹنگ کرتے ہوئے نامہ نگام کو صرف پولیس پر انحصار کرنا چاہیے۔ ہاں/**نہیں**

7- کیا تحقیقی رپورٹنگ عام رپورٹنگ کی نسبت مشکل ہوتی ہے۔ **ہاں**/نہیں

8- بعض اوقات خبر کی درستگی کی راہ میں رکاوٹ خود رپورٹر بھی ہوتا ہے۔ **ہاں**/نہیں

9- متن خبر کا پہلا حصہ ہوتا ہے۔ ہاں/**نہیں**

10- کالم میں واقعات ڈرامائی انداز میں پیش کیے جاتے ہیں۔ **ہاں**/نہیں

**سوال نمبر 9- درج ذیل میں خالی جگہ موزوں الفاظ سے پر کریں۔ (10)**

1- خبر کی **صحت کی** جانچ پڑتال ایک مقدس فریضہ ہے۔

2- رپورٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ خبروں میں **مبالغہ آمیزی** کو جنم نہ دے۔

3- ریڈیو سے خبریں حاصل کرنے کے عمل کو **ریڈیو مانیٹرنگ** کہتے ہیں۔

4- اگر رپورٹرز عدالتی فیصلے کو غلط رنگ میں پیش کریں تو انھیں **توہین عدالت** کے جرم میں سزا دی جاتی ہے۔

5- اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے دفاتر میں خبریں پریس ریلیز یا **ہینڈ آؤٹ** کی صورت میں بھی پہنچائی جاتی ہیں۔

6- بنک سرمائے کو **محفوظ** رکھتے ہیں۔

7- سیاسی رپورٹر سیاست کے **نشیب و فراز** سے واقف ہوتا ہے۔

8- قیام پاکستان کا اعلان **لاہور** ریڈیو سٹیشن سے ہوا۔

9- بعض رپورٹرز ہر شعبہ زندگی کی رپورٹنگ کرتے ہیں انھیں **عمومی رپورٹر** کہا جاتا ہے۔

10- خبر کا تعلق قارئین کے **قریب ترین** ماحول سے ہونا چاہیے۔

**سوال نمبر 10 درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (20)**

**1- پریس کانفرنس**

**جواب**

خبروں کے حصول کے لیے پریس کانفرنس کا حصول بھی کیا جاتا ہے جب کسی اہم شخصیت یا اہم ادارے نے کیس معاملے پر اپنا موقف پیش کرنا ہو، اہم اعلان کرنا ہو یا اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرنی ہو تو وہ پریس کانفرنس کا اہتمام کرتے ہیں۔ پریس کانفرنس میں پہلے میزبان اپنا بیان پڑھتا ہے یا اظہار خیال کرتا ہے اسکے بعد وہاں موجود اخبار نویس اس سے سوالات کر کے معاملے کی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پریس کانفرس میں بعض اوقات میزبان کسی بات کو بیان کرتے ہوئے اسے آف دی ریکارڈ قرار دیتا ہے۔ ایسی باتوں کو خبر بنا کر شائع نہیں کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بعد میں اجازت حاصل کر کے اسے خبر کے فالو اپ (Follow up) کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔ پریس کانفرنس کرنے والی شخصیت بالعموم اپنا بیان تحریری طور پر بھی تمام رپورٹروں میں تقسیم کر دیتی ہے اور اس کے بعد پڑھتی ہے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے کاشف جٹ سے رابطہ کریں

کاشف جٹ 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ،بی ایڈ ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایم فل ایم اے ،بی ایس ،ایم اے ایم ایس ،بی اے پی ایچ ڈی کی تمام کلاسز ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

۔بعد میں رپورٹر شخصیت سے مختلف سوال کرتے ہیں۔

**2- خبروں کی درستگی کی جانچ پڑتال**

**جواب۔**

اس سے مراد یہ ہے کہ خبر میں تمام حقائق یعنی نام، جگہ تاریخ وغیرہ بالکل درست ہوں۔اس سلسلے میں رپورٹر کو نہایت توجہ اور عقل مندی سے تمام حقائق کو پیش کرنا چاہیے کیونکہ کسی بھی حقیقت کی غلط بیانی سے بہت سی غلط افواہیں جنم لے سکتی ہیں اور قارئین کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔جو کہ کسی اخبار کے لئے بہت بڑا نقصان ہے۔

**خبر کی درستگی کی راہ میں رکاوٹیں۔**

ا۔ خبر میں درستگی قائم رکھنا اس لیے بھی مشکل ہے کہ بعض الفاظ کا ایک دوسرے کے ساتھ بہت ربط ہوتا ہے بظاہر تو یہ قریبی تعلق نظر آتا لیکن حقیقت میں ہر لفظ کے معنی اور مفہوم دوسرے سے الگ ہوتے ہیں مثلاً غرق ہونا، تباہ ہونا، چکنا چور ہونا یہ ایسے الفاظ ہیں جو بظاہر ایک معنی کے گروپ میں آتے ہیں لیکن ہر لفظ کسی خاص مقصد کیلئے استعمال ہوتا ہے۔اگر ایسے الفاظ کا استعمال صحیح جگہ پر نہ ہو تو یہ خبر میں درستگی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

۲۔ درستگی کی راہ میں رکاوٹ خود رپورٹر ہے کیونکہ وہ کسی خاص وقت میں خبر کو پیش کرنے کا پابند ہوتا جس سے کسی بھی غلطی کا اندیشہ ہوسکتا ہے اچھے رپورٹ کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ ہو کم وقت میں اچھی تحریر پیش کرے۔

۳۔ سرکاری دفاتر کے پریس نوٹ میں ردوبدل کرنے میں بعض اوقات درستگی کا قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ہوسکتا ہے کہ پریس نوٹ کی کسی حقیقت میں غلطی ہو۔

**3- خبر کو فیچر بنانا**

خبر سے فیچر بنانے کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ کسی واقعے کے بارے میں قارئین کو اطلاع دی جائے۔ بلکہ فیچر کا اصل مقصد یہ ہے کہ قارئین کی توجہ معاشرے کے کسی اہم مسئلے کی طرف مبذول کروائی جائے۔خبری واقعہ کے کسی بھی پہلو پر فیچر بن سکتا ہے۔لیکن وموماً واقعہ کے اس پہلو پر فیچر لکھا جاتا ہے جو زیادہ اہمیت کا حامل ہو۔پروفیسر اے آر خالد نے اپنی کتاب فن خبر نویسی میں خبر سے فیچر بنانے کی بہترین مثالیں دی ہیں۔جس کا تذکرہ کچھ اس طرح کیا جاتا ہے۔

**مثالیں۔**

مثلاً یہ ایک خبر ہے ''آج دوپہر ایک نوجوان لڑکی کو مزنگ (لاہور) کے بارونق بازار سے اس وقت اغواء کرلیا گیا جب وہ اپنی بیمار مس کے لئے دوائی لے کر گھر واپس جارہی تھی۔ مسلح ملزم مغویہ کے کو ساتھ لے کر فرار ہو گئے پولیس مصروف تفتیش ہے'' رپورٹر اس خبر میں انسانی جذبات میں بزدلی، بے غیرتی اور لاتعلقی کو اُبھار کر لوگوں میں ضمیر کو جھنجھوڑ سکتا ہے چنانچہ یہ خبر جب خبری فیچر کے انداز میں پیش کی جائے گی تو اس کی حیثیت یوں بیان کی جائے گی۔

لاہور 3 مارچ (سٹاف رپورٹر) موجودہ دور نے بنی نوع انسان میں محبت، الفت، لگاؤ اور فرض شناسی جیسے جذبات کو ختم کرکے رکھ دیا ہے اور معاشرے میں بیبسی، لاتعلقی، بزدلی اور بے غیرتی کے جراثیم اس قدر پروان چڑھ چکے ہیں کہ آج ایک بیمار ماں کو دوائی کی تلاش کا خمیازہ جون بیٹی سے محرومی کی صورت میں بھگتنا پڑا، مسلح غنڈے ماں کو تڑپتا چھوڑ کر اس کی جوان بیٹی کو ہزاروں افراد اور سینکڑوں ہٹے کٹے دکانداروں کی موجودگی میں اُٹھا کر لے گئے لیکن کسی کی غیرت ایمانی جوش میں نہ آئی۔ بے کس اور بے بس ممتا تڑپتی رہی اور مجبور لاچار بیٹی مدد مدد کو پکارتی رہی مگر ہزاروں شہریوں میں سے کسی نے بھی اس کی آہ و پکار نہ سنی اور مسلح غنڈے فرار ہو گئے۔قانون کے محافظ اس وقت پہنچے اور رسمی کاروائی کی جب غنڈوں کو فرار ہوئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔

رپورٹر نے متذکرہ خبر کو خبیر فیچر بنا کر انسانی کے نام پر عام انسانی ضمیر کو بالعموم اور متعلقہ علاقہ کے لوگوں کو بالخصوص جھنجھوڑا ہے۔پولیس کی لاپرواہی پر اس خبر کو زیادہ ابھارا جاسکتا ہے۔اس خبر کو خبری فیچر بنا کر قارئین کو خصوصی توجہ حاصل کی جاسکتی ہے جو عام خبر بھی نہیں تھی۔خبر کو عام طور پر اس طرح کے مثال کے ذریعے فیچر بنایا جا سکتا ہے۔

**4- برصغیر میں خبر کا ارتقاء**

**جواب**

برصغیر میں خبروں کی ترسیل کا نظام اشوک کے زمانے سے شروع ہوا چندر گپت کے دور میں اس نظام کو بہتر بنایا گیا اور زیادہ اہمیت حاصل ہوئی۔چندر گپت کے وزیر اعظم کو خبروں کی ترسیل کا خاصا شعور تھا۔اس نے اس شعبے میں کئی اصلاحات کیں اور خبروں کی تصدیق کے طریقے رائج کئے۔اس مقصد کے لئے خاص افراد مقرر کئے گئے جو ''پلسا'' کہلاتے تھے۔ان کا کام خفیہ طریقے سے خبروں کی تصدیق کرنا تھا۔

برصغیر میں برید کا نظام غزنوی حکمرانوں نے جاری کی اور سلاطین دہلی کے عہد میں اسے عروج حاصل ہوا سلطان بلبن کے دور میں تمام جاگیریں، شہروں قصبوں اور دیہاتوں میں برید اور وقائع نگار مقرر ہوئے۔علاء الدین خلجی کے عہد میں نظام برید سے تجارتی نرخ قائم رکھنے میں بھی مدد لی جاتی تھی۔محمد بن تغلق نے خبر رسانی کے نظام میں ڈاک کی ترسیل کے لئے پیادے اور گھڑ سوار مقرر کیے ہوئے تھے۔برصغیر میں صحافت کی تاریخ کے یہ ابتدائی ادوار تھے۔جوں جوں تاریخ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کی اسائمنٹس ایف اے ،میٹرک ہماری ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آ کیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے پیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک کی تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

آگے بڑھتی گئی۔صحافت کے معیار اور وسعت میں بھی اضافہ ہوتا گیا اور خبرنویسی جدید رجحانات اور نئے تقاضوں سے روشناس ہوتی گئی۔

تاریخ صحافت کی ابتدائی منازل میں خبر کو کوئی طے شدہ ہیت نہیں تھی اسے بنانے اور سنوارنے اور فنی پہلوؤں سے آراستہ کرنے کے لیے کوئی باقاعدہ کلیہ موجود نہیں تھا، خبر سپاٹ ہوتی تھی اور ذاتی آرا، افواہوں اور سنی سنائے باتوں کو بھی خبر کے زمرے میں ڈال دیا جاتا تھا۔اخبار نویسی کا باقاعدہ آغاز ہوا اور اخبارات میں مسابقت شروع ہوئی۔جدید پرنٹنگ پریس قائم ہوئی اور اخبارات کی اشاعت بڑھانے اور قارئین کو معیاری اور مصدقہ خبریں فراہم کرنے کا دور آیا تو خبر کو بھی کھار دیا گیا۔اسے بنانے اور سنوارنے کے قواعد وضع ہوئے اور خبر نگاری کو باقاعدہ ایک علمی اور فنی موضوع کی حیثیت حاصل ہوئی۔

**سوال نمبر11- خبری اقدار کی مفصل وضاحت کریں۔(10)**

**جواب۔**

ایک اچھی یا مکمل خبر چند لوازمات کی حامل ہوتی ہے۔جن کے بغیر کسی واقعہ کی اہمیت یا دلچسپی کا تعین نہیں ہوسکتا ہے اور نہ وہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لئے خبر کا درجہ حاصل کرسکتی ہے۔یہ لوازمات خبر کی اقدار کہلاتے ہیں۔خبر کے اہم اقدار کا احوال کچھ اس طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے۔

**قرب زمانی۔**

یعنی خبر تازہ ہو وہ جتنی پرانی ہوتی جائے گی اتنی ہی غیر دلچسپ ہوتی جائے گی۔یہ خبر کا سب سے اہم جوز ہے۔اخبار نویسی میں ’’کل‘‘ نام کی کوئی چیز نہیں۔

**قرب مکانی۔**

خبر کا تعلق قارئین کے قریب ترین ماحول سے ہونا چاہیے۔خبر کے اندر مقامیت جتنی زیادہ ہوگی وہ مقامی قارئین کے لیے اتنی ہی زیادہ دلچسپ ہوگی۔فاصلہ خبر کی دلچسپی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔آسٹریلیا میں طوفان سے پانچ افراد کے مرنے کی خبر ایبٹ آباد کے لوگوں کے لیے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔البتہ ایبٹ آباد میں سردی سے ایک شخص کی ہلاک ہونے کا واقعہ وہاں کے لوگوں کے لیے ایک بڑی خبر ہے۔چلی میں زلزلے سے دوسو افراد ہلاک ہوجائیں تو وہاں کے اخبرات شہ سرخیوں کے ساتھ اس خبر کو شائع کریں گے۔کیونکہ یہ چلی کی عوام کے لیے ایک بڑی خبر ہے۔لیکن پاکستانی اخبارات ایک کالمی یا دو کالمی سے بڑی خبر نہیں چھاپیں گے۔

**غیر معمولی پن۔**

واقعے کا غیر معمولی پن خبر کی اہمیت اور دلچسپی کو بڑھاتا ہے کسی سرد علاقے میں سردی کی لہر کا آجانا کوئی غیر معمولی بات نہیں لیکن اگر اس علاقے میں لو چلنے لگے اور گرمی سے کوئی شخص مرجائے تو یہ ایک خبر ہے۔کسی گرم علاقے میں ژالہ باری ہونا، آدمی کا کتے کو کاٹنا، شیر کا پنجرے سے نکل آنا، شاہ برطانیہ کا بکنگھم پیلس رہنے سے انکار کرنا، پاکستان کے صدر کا سائیکل چلانا۔یہ سب غیر معمولی باتیں ہیں اور خبر کا درجہ رکھتی ہیں۔

**تصادت یا مسابقت۔**

خبر میں حرکت کا موجود ہونا، اسے دلچسپ بنادیتا ہے۔لڑائی جھگڑا اور جنگ وغیرہ خبر کو جنم دیتے ہیں۔لیکن ضروری نہیں کہ تصادم یا مقابلہ خونریزی پر ہی منتج ہو۔پاکستان بھارت کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان میچ اور مسابقت کے دوسرے واقعات بھی خبر ہی کہلائے گے۔

**مہم اور تجسس۔**

مہم جوئی اور تجسس انسانی فطرت کا خاصا ہے کسی پہاڑ کی چوٹی کو سر کرنے، سمندر کی تہہ میں پہنچنے، خلائی تسخیر کی جو جسب لوگوں کے لئے دلچسپی کا موجب ہے مہم جتنی بڑی اور کٹھن ہوگی۔اس سے متعلق خبر بھی اتنی ہی جاندار، بڑی اور اہم ہوگی۔

**شخصیت۔**

شخصیت خبر کی اہمیت اور دلچسپی میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔امام کعبہ ہر روز بیت اللہ شریف میں نماز پڑھاتے ہیں۔اگر وہ لاہور بادشاہی مسجد میں امامت کرائیں تو یہ ایک بڑی خبر ہے کیونکہ امام کعبہ لاہور کے عام آئمہ کرام سے بڑی شخصیت ہیں۔

**تعداد اور وسعت۔**

خبر کو اہم بنانے میں تعداد اور وسعت کا بڑا دخل ہے۔ٹریفک کے حادثے میں مرنے والوں کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی وہ اتنی ہی بڑی خبر ہوگی۔زلزلے سے کوئی جانی مالی نقصان نہ ہو تو یہ ایک چھوٹی خبر ہے۔اگر بہت زیادہ نقصان ہو تو ہی خبر زیادہ اہم ہوگی اور اخبار میں نمایاں طور پر شائع کی جائے گی۔

**نسبت تعلق، وابستگی۔**

کسی بڑی جگہ یا شخصیت، خبر کو اہم بنادیتی ہے۔علی بخش کا انتقال ہوگیا ایک اہم خبر ہے۔کیونکہ وہ حکیم الامت، علامہ اقبال سے نسبت رکھتے تھے۔اسی طرح قائداعظم کا سیکرٹری اور چرچل کا ساتھی ہونا بڑی خبر ہے۔

**جذبات۔**

جذبات بھی خبر کو اہم بنادیتے ہیں۔مثلاً روزانہ بے شمار میچ ہوتے ہیں لیکن جس میچ میں پاکستان کھیل رہا ہو وہ خبر زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔اسی طرح ورلڈ کپ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

کرکٹ ٹورنامنٹ میں پاکستان بمقابلہ آسٹریلیا کی سنبت پاکستان بمقابلہ بھارت کا میچ پاکستان کے اندر زیادہ اہمیت کا حامل ہوگا۔کیونکہ بھارت کے معاملے میں پاکستانی عوام کے جذبات ہیں۔اسی طرح امریکہ کے وائٹ ہاؤس پر قبضہ ہوجائے تو وہ خبر پاکستان کے عوام کے لئے اتنی اہم نہیں ہوگی جتنی کے خانہ کعبہ پر قبضہ کی خبر ہوسکتی ہے۔کیونکہ خانہ کعبہ کے ساتھ مسلمانوں کے جذبات وابستہ ہیں اس لئے خبر نگار کو خبر لکھتے ہوئے قارئین کے جذبات کو مدنظر رکھنا پڑے گا۔

**سوال نمبر12- ابلاغِ عامہ میں خبر کے کردار پر روشنی ڈالیں۔(10)**

**جواب۔**

**ابلاغ عامہ۔**

آج کی معاشی ،سماجی اور سیاسی زندگی میں ایک دوسرے پر انحصار بہت بڑھ چکا ہے۔اور ادارہ اس امر کے لیے کوشاں ہے کہ کسی طرح وہ اپنا نقطہ نظر دوسروں تک بہتر طریقے سے پہنچائے اور ان کا تعاون حاصل کرے۔ چنانچہ افراد اور اداروں کے ایک دوسرے پر بڑھتے ہوئے اس انحصار ، باہمی مفاد اور تحفظ کی ضرورت نے ایک نئے فلسفے کو جنم دیا ہے جسے تعلقات عامہ کہتے ہیں آسان الفاظ میں خبر کی جانچ پڑتال کسی ادارے اور متعلقہ عوام کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لیے ایک سوچی سمجھی منظم اور مسلسل کوششوں کا نام ہے۔یہ ایک پیچیدہ علم ہے بعض لوگ اسے لوگوں کی حمایت حاصل کرنے کا فن قرار دیتے ہیں۔جب کہ بعض اسے ہر وہ طریقہ استعمال کرنے کا فن قرار دیتے ہیں جو موثر رائے عامہ کی تشکیل کا ضامن ہو۔رائے عامہ کی موثر تشکیل کے لیے تعلقات عامہ کے ماہر مختلف ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لاتا ہے۔اس سلسلے میں ماہر تعلقات عامہ کے لیے جن ابلاغ سے مکمل واقفیت بہت ضروری ہے خبر کے موئثر اور جانبدار ہونے کے لیے ابلاغ عامہ کا موثر اور منظم ہونا بھی ساتھ ہی ساتھ ضروری سمجھا جاتا ہے۔

**ذرائع ابلاغ کا استعمال:**

تعلقات عامہ کا ماہر ابلاغ کے مختلف ذرائع استعمال کرتا ہے جس کا واحد مقصد فرد واحد ،گروپ یا ادارے کے لیے متعلقہ افراد کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔تاکہ بوقت ضرورت اسے کام میں لایا جائے ماہر تعلقات عامہ کو ابلاغ کے ذرائع کے استعمال کے فن سے مکمل آگاہی ہونی چاہیے ماہر تعلقات عامہ کی مثال ایک سرجن کی سی ہوتی ہے جس کے لیے صرف یہ کافی نہیں کہ وہ مرض کی تشخیص کرے بلکہ اس سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ مرض کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے کامیاب آپریشن کرسکے۔اس فن کو سائنس بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر اس فن کا استعمال کیا جاتا ہے محض ایک خوش لباس اور خوش گفتار افسر تعلقات عامہ وقتی طور پر تو عوام کو اپنا گرویدہ بنا سکتا ہے لیکن وہ اپنے ادارے کے متعلق عوام میں خوشگوار اور دیرپا تاثر نہیں چھوڑ سکتا۔صرف وہی افسر تعلقات عامہ عوام میں اچھا تاثر پیدا کرسکتا ہے جو ابلاغ عامہ کے ذرائع کو چابک دستی سے استعمال کرسکتا ہو۔

**ابلاغ عامہ میں خبر کا کردار۔**

اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے کے عمل کا نام ابلاغ ہے۔ابلاغ عامہ یہ ہے کہ اہم واقعات اور حالات کی خبریں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جائیں اور انہیں اپنے ماحول، ملک، خطےحتیٰ کہ پوری دنیا میں رونما ہونے والے حالات واقعات کے بارے میں لمحہ بہ لمحہ آگاہ کیا جاتا رہے۔اس مقصد کے لیے رسالے،اخبارات، ریڈیو ٹیلی ویژن اور فلم سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ابلاغ کے تمام ذرائع کا بنیادی مقصد چونکہ لوگوں کو باخبر رکھنا ہے لہذا ان کا مقصد اور اس کے نتائج بھی یکساں ہی ہوتے ہیں۔ابلاغیات کی تمام شاخیں،خواہ وہ طباعتی صحافت سے تعلق رکھتی ہوں یا الیکٹرانی صحافت سے،ایک ہی مرکز کے گرد گھومتی ہیں ان کا بنیادی کردار اطلاعات کی فراہمی اور مختلف طریقوں سے رائے عامہ کو متاثر کرنا ہے۔ذرائع ابلاغ میں خبر کے کردار کا جائزہ ذیل میں یوں لیا جاسکتا ہے۔

**معلومات کی فراہمی۔**

خبر کا حقیقی مقصد معلومات کی فراہمی ہے اس میں غیر جانبداری اور معروضیت ہونی چاہیے تاکہ دوسرں تک حالات واقعات کی صحیح تصوری پہنچ سکے۔۔مصدقہ اور بےلاگ خبریں اعتماد پیدا کرتی ہیں اور قارئین کو ان پر یقین کرنے پر مجبور کردیتی ہے۔خبر جتنی مصدقہ ہوگی اس کی اثر پذیری بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔خاص طور پر اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے میں اخبار کا وقار بلند ہوگا اور اس میں شامل مواد اگر جاندار ہوگا تو لوگوں پر اس پورے اخبار کے تاثر نمایاں ہوں گے اور لوگ اس اخبار کی خبروں پر اعتماد کرنے لگے گے۔صحافت کے ضابطہ اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ خبر اس کی اصل حالت میں لوگوں تک پہنچائی جائے۔خبر ایک امانت ہے جس میں خیانت کرنا بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔

**خبر اور رائے عامہ۔**

خبر لوگوں کو آگاہی کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے لوگوں کی رائے کو متاثر بھی کیا جاسکتا ہے۔معیاری اخبارات ، باوقار صحافت کے امین ہیں وہ اپنے بلند معیار کے ذریعے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد اور سنجیدہ طبقے میں مقبول ہوتے ہیں چونکہ ان اخبارات میں خبر کو اس کی اہمیت کے اعتبار سے ہی جگہ ملتی ہے اور اسے زیادہ یا کم نمایاں کرتے ہیں۔دوسری کوئی مصلحت کارفرما نہیں ہوتی ہے خبر نگاری کرتے وقت رائے عامہ کا ماہر ابلاغ کے مختلف ذرائع استعمال کرتا ہے جس کا واحد مقصد فرد واحد، گروپ یا ادارے کے لیے متعلقہ افراد کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔تاکہ بوقت ضرورت اسے کام میں لایا جائے ماہر تعلقات عامہ کو ابلاغ کے ذرائع کے استعمال کے فن سے مکمل آگاہی ہونی چاہیے ماہر تعلقات عامہ کی مثال ایک سرجن کی سی ہوتی ہے جس کے لیے صرف یہ کافی نہیں کہ وہ مرض کی تشخیص

میٹرک ،ایف اے، آئی کام ،بی اے، بی کام ،بی ایڈ، بی ایس ،ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی کی تمام اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

کرے بلکہ اس سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ مرض کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے کامیاب آپریشن کر سکے۔ اس فن کو سائنس بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر اس فن کا استعمال کیا جاتا ہے محض ایک خوش لباس اور خوش گفتار افسر تعلقات عامہ وقتی طور پر تو عوام کو اپنا گرویدہ بنا سکتا ہے لیکن وہ اپنے ادارے کے متعلق عوام میں خوشگوار اور دیرپا تاثر نہیں چھوڑ سکتا۔ صرف وہی افسر تعلقات عامہ عوام میں اچھا تاثر پیدا کر سکتا ہے جو ابلاغ عامہ کے ذرائع کو چابک دستی سے استعمال کر سکتا ہو۔

**خبر اور تفریح۔**

ذرائع ابلاغ تفریح کا سامان بھی فراہم کرتے ہیں۔ تفریح پہنچانے کے لئے خبر اور دوساری مختلف اقسام کی ظریفانہ تحریروں سے کام لیا جاتا ہے۔ اچھی خبر کے ذریعے تفریح طبع کا سامان پیدا کرنا خاصا مشکل ہے۔ لیکن پھر بھی دلچسپ واقعات کو خبری انداز میں دوسرں تک پہنچا کر انہیں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی چند خبریں پورے اخبار کی زینت بن جائے تو خبر کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے اور بہت سے لوگ اسے تفریح کی غرض سے پڑھنے لگ جاتے ہیں۔

**خبر اور جمہوریت۔**

بلدیاتی اداروں اور اسمبلیوں کی کاروائیوں کے بارے میں کثرت سے خبریں شائع کرنے سے جمہوری اقدار کو مستحکم بیانا جا سکتا ہے۔ اخبارات اور الیکٹرانک صحافت کے دوسرے شعبے جمہوریت اور جمہوری عمل کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے منتخب نمائندوں کے بیانات اور نمایاں کارناموں کی خبریں کثرت سے شائع یا نشر کی جانی چھپیں۔ اس طرح عام کے ذہنوں میں جمہوریت کی افادیت راسخ ہوگی اور انہیں اجتماعی اور قومی سوچ سے روشناس کورانے اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلانے میں مدد ملے گی۔

**خبر اور ثقافت۔**

ثقافتی سرگرمیوں کی خبریں ثقافت کو زندہ رکھتی ہیں اور انہیں پروان چڑھانے میں سودمند ثابت ہوتی ہیں۔ آج کے دور میں مواصلاتی انقلاب کی بدولت دنیا سمٹ کر رہ گئی ہے۔ اسی انقلاب کی بدولت پوری دنیا ایک گلوبل ویلج کی صورت اختیار کر چکی ہے اور معاشرہ ذرائع ابلاغ کے موثر استعمال سے دوسرے معاشروں کو اپنی زد میں لے لیتا ہے۔۔ اسی کی ادارن میں ور آٹی ۸۰ یں ۔اسے ہم عام زبان میں ثقافتی یلغار بھی کہہ سکتے ہیں۔ اپنی ثقافتی قدروں کی حفاظت کرنے اور دعسرے معاشروں پر اثرات انداز ہونے میں خبر کا کردار بنایدہ میت کا حامل ہے۔ اخبارات ،ریڈیو، فلم، ٹیلی ویژن کے ذریعے ثقافتی سرگرمیوں کو موثر طریقوں سے پیش کرنے کا رجحان زندہ رہنا چاہیے تاکہ خبر کی اہمیت بھی واضح رہے اور مطلوبہ نتائج بھی حاصل ہوتے رہیں۔

**سوال نمبر 13-** **قوانین صحافت کا تفصیلی جائزہ لیں۔ (10)**

**جواب۔**

**صحافیوں کا ضابطہ اخلاق۔**

1951ء میں صحافہ کارکنوں (پاکستان فیڈرل آف جرنلسٹس (PFUJ) کیا گیا) اس اجلاس میں صحافیوں کے ضابطہ اخلاق کے بارے میں اعلان کیا گیا تھا اس اعلان کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں۔

۱۔ کوئی بھی اخبار کسی خبر کی اشاعت کے لئے یا خبر کو دبانے کے لئے رشوت قبول کرتا ہے تو یہ اقدام شدید ترین پیشہ ورانہ جرائم میں شامل ہوگا۔

۲۔ کسی بھی کارکن کو ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے جو اس کی، اس کے یونین، اور اخبارات اور پیشے کی شہرت کو نقصان پہنچے گا۔

۳۔ ہر اخبار نویس اپنے ماتحتوں سے ایسا ہی سلوک کرے جیسا وہ اپنے عہدے پر فائز ہے اور دوسروں سے اپنے لئے توقع رکھتا ہے۔

۴۔ دیانتداری اخبارات کے حقائق کی فراہمی اور اشاعت کی آزادی اور منصفانہ تبصرہ اور تنقید ایسے اصول ہیں جن کی حفاظت ہر اخبار نویس کا فرض ہے۔

۵۔ جو کارکن اپنی ملازمت ختم کرنا چاہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ معائدے کے مطابق ادارے کو باقاعدہ نوٹس دے۔ ہاں اگر آجر اجازت دے تو اس طریقہ کار میں ترمیم کی جا سکتی ہے۔

۶۔ کو بھی کارکن غیر مناسب اور غیر قانونی ہتھکنڈے سے ترقی حاصل کرنے یا کسی اور صحافی کا مقام حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے یونین کی کسی فری لانس رکن اگر کوئی باقاعدہ یا جزوتی کام ملا ہو تو کوئی دوسرا رکن بالواسطہ یا بلاواسطہ اس کام کو اپنے لئے یا کسی اور کے فائدے کے لئے حاصل نہ کرے۔

۷۔ کسی بھی اخبار نویس کی محنت سے غیر قانونی فائدہ یا ناجائز منافع کمانا غیر پیشہ ورانہ کردار ہے جس کی سخت ممانعت کی جاتی ہے۔

۸۔ اگر مرکزی مجلس عامہ یا کوئی ماتحت مجلس کوئی ایسا منصوبہ تیار کرے جس کا مقصد یہ ہو کہ مختلف دفاتر میں باقاعدہ کام کرنے والے افراد کے پاس جو فالتو کام موجود ہو اسے جمع کر کے کسی فری لانس رکن کے لئے ذریعہ روزگار مہیا کیا جائے تو ارکان وہ فالتو کام چھوڑنے کے پابند ہوں گے۔

**قانون ضابطہ اخلاق۔**

۱ ۔ ہر کارکن کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ جس اخبار کا وہ ملازم ہو اسی کا کام سب سے پہلے کرے۔ ہر رکن آزادی کے لئے فالتو وقت میں اپنے تخلیقی کام کرے لیکن

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی ، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی کی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے آئی ایم کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اسے اپنے آرام کے وقت یا چھٹیوں میں کوئی ایسا فالتو کام نہیں کرنا چاہیے جس سے کسی فارغ رکن کے لئے ملازمت کا موقع ضائع ہوتا ہو۔ یونین جب اپنے کام کیلئے آرام کے دن مہیا کرتی ہے تو اس بنیاد پر امر ہوتی ہے کہ شدید مشقت کے بعد مزدور کو اپنی قوت کارکردگی بڑھانے کے لئے آرام کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذ اس بات کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھ کر آرام کیا جائے۔

۲۔ دوسرے ارکان کی مدد کا جذبہ ہمیشہ ہر کارکن کے دل میں رہنا چاہئیے لیکن جب کوئی فارغ رکن مدد کا طلبگار ہو تو اس صورت میں اس کی مدد تمام ارکان کا فرض بن جاتا ہے۔

۳۔ اخبار نویس اپنے اخبار یا ایجنسی کو جو مواد فراہم کرتا ہے اس کی صحت کے لئے اسے اپنی ذاتی ذمہ داری کا پورا پورا احساس ہونا چاہئیے اسے چاہیے کہ یونین کے راز یا پیشہ ورانہ احکامات کی راز داری کا خیال رکھیں اس کا یہ بھی فرض ہے کہ معلومات یا دستاویزات کے بارے میں اس پر بھی پورا اعتماد کیا جائے۔

۴۔ خبروں یا تصاویر کے حصول میں رپورٹر اور اخباری فوٹو گرافر کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے معصوم خوف ذدہ یا غمزدہ لوگ پریشان نہ ہو اور نہ ہی ان کی توہین اور تذلیل ہو۔

۵۔ ہر اخبار نویس ان خطرات کو اپنے ذہن میں رکھے جو ہتک عزت ،توہین عدالت یا کاپی رائٹ کے قوانین سے تعلق رکھتے ہوں۔ عدالتی کاروائیوں کی تحریر اور اشاعت میں یہضروری ہے کہ تمام فریقوں سے ایک جیسا برتاؤ کیا جائے۔

۶۔ اخبار کے نمائندوں اور کارکنوں کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی ہر ممکن کوشش کے ساتھ ادارے یا وہ اخبار جس میں وہ کام کر رہے ہوں کے ساتھ تعاون کرے اور ایسی صورت یا مشکل گھڑی مثلاً اخبار کے ساتھ حکومتی سطح پر کوئی زیادتی یا اس پر کوئی پابندی لگ جائے یا پھر ادارہ یا اخبار معاشی لحاظ سے مشکلات کا شکار ہو تو اس کا پورا پورا ساتھ دینے کی کوشش کریں۔

۷۔ صحافت اس قدر جاندار اور مثبت ہو کہ کوئی بھی اخبار کا نمائندہ یا کارکن اپنا کام سمجھ کر اخبار کی خدمت اور اپنے فرائض منصبی سرانجام دے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسری طرف اخباری نمائندوں کو بھی چاہیے کہ اپنے آپ کو مثالی نمونہ بنا کر لوگوں میں جائے اور اس بات کا بھی دھیان رہے کہ ان کی ہر حرکت چاہے وہ مثبت ہو یا منفی اخبار اور صحافت کی بدنامی اور نیک نامی کا باعث بن سکتی ہے۔

۸۔ صحافت میں موجود ان تمام لوگوں کے لیے یہ بات بھی لمحہ فکریہ ہے کہ ان کا انداز اور لب ولہجہ ملک اور صحافت کی ترجمانی کرتی ہے۔ عوام میں جانے سے پہلے اس بات کا بھی تہیہ کر لیا جائے کہ جو بھی قدم اُٹھایا جائے وہ خالصتاً اخبار اور ملکی مفاد کے پیش نظر ہو اور ذاتی عناد اور مفاد کو بالائے طاق رکھ کر مثبت انداز میں اخبار یا اپنے ادارے کی خدمت کی جائے اور اس بات کو ممکن بنایا جائے کہ صحافت میں آنیوالی مشکلات کا مقابلہ کی جائے۔

**سوال نمبر 14۔ خبر سے کیا مراد ہے؟ نیز خبر نگاری کے کردار اور اہمیت بیان کریں۔**

**جواب۔**

صحافت میں ''خبر'' ایک ایسی اصطلاح ہے جسے کلیدی اہمیت حاصل ہے اور معنوی اصطلاح کے لحاظ سے بے پایاں ہے دنیا کے سینکڑوں معروف صحافیوں اور صحافت کے اساتذہ نے اپنے اپنے انداز میں اس کی تعریف کی ہے اگر چہ یہ تعریف اپنے اپنے الفاظ کے لحاظ سے الگ الگ ہے لیکن ان میں یکسانیت موجود ہے۔

**ویبسٹر کے مطابق۔** خبر ایسی اطلاع کو کہتے ہیں جو عام ہو اور زیادہ لوگوں کے لئے دلچسپی کا سامان رکھتی ہو۔

**ویلکم سٹیڈ کہتا ہے:** ہر وہ چیز خبر ہے جو غیر معمولی اور انوکھی ہو۔ اچھی خبر وہ جو بے لاگ اور غیر جانبدار ہو۔ اس بات کو دوسرے الفاظ میں معروضیت کا نام دیا جاسکتا ہے۔

**لارڈ نارتھ کلف کے مطابق:** ''اگر کتا انسان کو کاٹے تو یہ کوئی خبر نہیں لیکن اگر انسان کتے کو کاٹ لے تو یہ خبر ہے''

**کارل وارن کے نزدیک:** خبر عموماً ایسی رپورٹ کو کہتے ہیں جسے لوگ پہلے نہیں جانتے اور یہ رپورٹ ایسی انسانی سرگرمیوں سے متعلق ہوتی ہے۔ جو قارئین یا سامعین کے لئے دلچسپی ،تفریح طبع یا معلومات کا موجب بنتی ہے۔''

**ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کہتے ہیں:** ''خبر کا تعلق ایسے واقعات اور مشاہدات سے ہوتا ہے جو معمول سے ہٹ کر ہو''

ان تمام باتوں کو دہرانے کے بعد ہم خبر کی تعریف ذرائع ابلاغ کی نظر میں اس طرح سے بیان کریں گے کہ اب تک صحافت کی ماہیت اور حجم کو ہم کچھ اس طرح سے پہنچ پایا اسے بیان کر سکتے ہیں کہ خبر ایسی اطلاعات یا رپورٹ کو کہتے ہیں جو سننے والے پر کوئی تاثر چھوڑے یا جس کا چرچہ ہو جائے اور وہ بات لوگوں کی زبان پر کچھ عرصہ ہی کے لئے ہی صحیح لیکن مشہور ہو جائے ''خبر'' کہلاتی ہے۔ اور ذرائع ابلاغ اس میں معاون کا کردار ادا کرتی ہے۔

**خبر کے فارمولے :** خبر کی تعریف جاننے سے یہ معلوم ہوا کہ خبر عام نوعیت کی اطلاع یا رپورٹ کا نام نہیں یہ کسی دلچسپ یا انوکھے واقعے کی نشاندہی کرتی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہے۔"خبر" اور غیر خبر میں فرق جاننے کے لیے چند مثالیں درج ذیل ہیں جن کو خبر کے فارمولے بھی کہا جاتا ہے:

**ابلاغ عامہ میں خبر کا کردار۔**

اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے کے عمل کا نام ابلاغ ہے۔ابلاغ عامہ یہ ہے کہ اہم واقعات اور حالات کی خبریں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جائیں اور انہیں اپنے ماحول، ملک، خطے حتیٰ کہ پوری دنیا میں رونما ہونے والے حالات واقعات کے بارے میں لمحہ بہ لمحہ آگاہ کیا جاتا رہے۔اس مقصد کے لیے رسالے۔اخبارات، ریڈیو ٹیلی ویژن اور فلم سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔ابلاغ کے تمام ذرائع کا بنیادی مقصد چونکہ لوگوں کو باخبر رکھنا ہے لہٰذا ان کا مقصد اور اس کے نتائج بھی یکساں ہی ہوتے ہیں۔ابلاغیات کی تمام شاخیں، خواہ وہ طباعتی صحافت سے تعلق رکھتی ہوں یا الیکٹرانی صحافت سے، ایک ہی مرکز کے گرد گھومتی ہیں ان کا بنیادی کردار اطلاعات کی فراہمی اور مختلف طریقوں سے رائے عامہ کو متاثر کرنا ہے۔ذرائع ابلاغ میں خبر کے کردار جائزہ ذیل میں یوں لیا جا سکتا ہے۔

**معلومات کی فراہمی۔**

خبر کا حقیقی مقصد معلومات کی فراہمی ہے اس میں غیر جانبداری اور معروضیت ہونی چاہیے تاکہ دوسرں تک حالات واقعات کی صحیح تصوری پہنچ سکے۔مصدقہ اور بے لاگ خبریں اعتماد پیدا کرتی ہیں اور قارئین کو ان پر یقین کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔خبر جتنی مصدقہ ہوگی اس کی اثر پذیری بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔خاص طور پر اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے میں اخبار کا وقار بلند ہوگا اور اس میں شامل مواد اگر جاندار ہوگا تو لوگوں پر اس پورے اخبار کے تاثر نمایاں ہوگے اور لوگ اس اخبار کی خبروں پر اعتماد کرنے لگے گے۔صحافت کے ضابطہ اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ خبر اس کی اصل حالت میں لوگوں تک پہنچائی جائے۔خبر ایک امانت ہے جس میں خیانت کرنا بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔

**خبر اور رائے عامہ۔**

خبر لوگوں کو آگاہ ہی کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے لوگوں کی رائے کو متاثر بھی کیا جاسکتا ہے۔معیاری اخبارات، باوقار صحافت کے امین ہیں وہ اپنے بلند معیار کے ذریعے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد اور سنجیدہ طبقے میں مقبول ہوتے ہیں چونکہ ان اخبارات میں خبر کو اس کی اہمیت کے اعتبار سے ہی جگہ ملتی ہے اور اسے زیادہ یا کم نمایاں کرتے ہیں۔دوسری کوئی مصلحت کارفرما نہیں ہوتی ہے خبر نگاری کرتے وقت رائے عامہ کا ماہر ابلاغ کے مختلف ذرائع استعمال کرتا ہے جس کا واحد مقصد فرد واحد، گروپ یا ادارے کے لیے متعلقہ افراد کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔تاکہ بوقت ضرورت اسے کام میں لایا جائے ماہر تعلقات عامہ کو ابلاغ کے ذرائع کے استعمال کے فن سے مکمل آگاہی ہونی چاہیے ماہر تعلقات عامہ کی مثال ایک سرجن کی سی ہوتی ہے جس کے لیے صرف یہ کافی نہیں کہ وہ مرض کی تشخیص کرے بلکہ اس سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ مرض کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے کامیاب آپریشن کر سکے۔اس فن کو سائنس بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر اس فن کا استعمال کیا جاتا ہے محض ایک خوش لباس اور خوش گفتار افسر تعلقات عامہ وقتی طور پر تو عوام کو اپنا گرویدہ بنا سکتا ہے لیکن وہ اپنے ادارے کے متعلق عوام میں خوشگوار اور دیرپا تاثر نہیں چھوڑ سکتا۔صرف وہی افسر تعلقات عامہ عوام میں اچھا تاثر پیدا کر سکتا ہے جو ابلاغ عامہ کے ذرائع کو چابک دستی سے استعمال کر سکتا ہو۔

**خبر اور تفریح۔**

ذرائع ابلاغ تفریح کا سامان بھی فراہم کرتے ہیں۔تفریح پہنچانے کے لئے خبر اور دوساری مختلف اقسام کی ظریفانہ تحریروں سے کام لیا جاتا ہے۔اچھی خبر کے ذریعے تفریح طبع کا سامان پیدا کرنا خاصا مشکل ہے۔لیکن پھر بھی دلچسپ واقعات کو خبری انداز میں دوسرں تک پہنچا کر انہیں محفوظ کیا جاسکتا ہے۔اس قسم کی چند خبریں پورے اخبار کی زینت بن جائے تو خبر کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے اور بہت سے لوگ اسے تفریح کی غرض سے پڑھنے لگ جاتے ہیں۔

**خبر اور جمہوریت۔**

بلدیاتی اداروں اور اسمبلیوں کی کاروائیوں کے بارے میں کثرت سے خبریں شائع کرنے سے جمہوری اقدار کو مستحکم بیانا جاسکتا ہے۔اخبارات اور الیکٹرانک صحافت کے دوسرے شعبے جمہوریت اور جمہوری عمل کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہس۔اس مقصد کے لئے منتخب نمائندوں کے بیانات اور نمایاں کارناموں کی خبریں کثرت سے شائع یا نشر کی جانی چھیں۔اس طرح عام کے ذہنوں میں جمہوریت کی افادیت راسخ ہوگی اور انہیں اجتماعی اور قومی سوچ سے ہمکنار ہو کر فعال بنایا جائے۔

**سوال نمبر 15۔ برصغیر پاک و ہند میں خبر کے ارتقاء کا جائزہ لیں۔ نیز ابلاغ عامہ میں خبر کے کردار کے مختلف پہلوؤں پر بحث کریں۔ (20)**

**جواب: برصغیر میں خبر کا ارتقاء:** برصغیر میں خبروں کی ترسیل کا نظام اشوک کے زمانے سے شروع ہوا چندر گپت کے دور میں اس نظام کو بہتر بنایا گیا اور زیادہ اہمیت حاصل ہوئی۔چندر گپت کے وزیر اعظم کو خبروں کی ترسیل کا خاصا شعور تھا۔اس نے اس شعبے میں کئی اصلاحات کیں اور خبروں کی تصدیق کے طریقے رائج کئے۔اس مقصد کے لئے خاص افراد مقرر کئے گئے جو 'پلسا" کہلاتے تھے۔ان کا کام خفیہ طریقے سے خبروں کی تصدیق کرنا تھا۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

برصغیر میں برید کا نظام غزنوی حکمرانوں نے جاری کی اور سلاطین دہلی کے عہد میں اسے عروج حاصل ہوا سلطان بلبن کے دور میں تمام جاگیروں، شہروں قصبوں اور دیہاتوں میں برید اور وقائع نگار مقرر ہوئے۔ علاء الدین خلجی کے عہد میں نظام برید سے تجارتی نرخ قائم رکھنے میں بھی مدد لی جاتی تھی۔ محمد بن تغلق نے خبر رسانی کے نظام میں ڈاک کی ترسیل کے لئے پیادے اور گھڑ سوار مقرر کیے ہوئے تھے۔ برصغیر میں صحافت کی تاریخ کے یہ ابتدائی ادوار تھے۔ جوں جوں تاریخ آگے بڑھتی گئی۔ صحافت کے معیار اور وسعت میں بھی اضافہ ہوتا گیا اور خبر نویسی جدید رجحانات اور نئے تقاضوں سے روشناس ہوتی گئی۔

تاریخ صحافت کی ابتدائی منازل میں خبر کو کوئی طے شدہ ہیئت نہیں تھی اسے بنانے اور سنوارنے اور فنی پہلوؤں سے آراستہ کرنے کے لیے کوئی باقاعدہ کلیہ موجود نہیں تھا، خبر سپاٹ ہوتی تھی اور ذاتی آرا، افواہوں اور سنی سنائی باتوں کو بھی خبر کے زمرے میں ڈال دیا جاتا تھا۔ اخبار نویسی کا باقاعدہ آغاز ہوا اور اخبارات میں مسابقت شروع ہوئی۔ جدید پرنٹنگ پریس قائم ہوئی اور اخبارات کی اشاعت بڑھانے اور قارئین کو معیاری اور مصدقہ خبریں فراہم کرنے کا دور آیا تو خبر کو بھی نکھار دیا گیا۔ اسے بنانے اور سنوارنے کے قواعد وضع ہوئے اور خبر نگاری کو باقاعدہ ایک علمی اور فنی موضوع کی حیثیت حاصل ہوئی۔

**ابلاغ عامہ میں خبر کا کردار:** اپنی بات کو دوسروں تک پہنچانے کے عمل کا نام ابلاغ ہے۔ ابلاغ عامہ یہ ہے کہ اہم واقعات اور حالات کی خبریں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائی جائیں اور انہیں اپنے ماحول، ملک، خطے حتیٰ کہ پوری دنیا میں رونما ہونے والے حالات واقعات کے بارے میں لمحہ بہ لمحہ آگاہ کیا جاتا رہے۔ اس مقصد کے لیے رسالے۔ اخبارات، ریڈیو ٹیلی ویژن اور فلم سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ ابلاغ کے تمام ذرائع کا بنیادی مقصد چونکہ لوگوں کو باخبر رکھنا ہے لہٰذا ان کا مقصد اور اس کے نتائج بھی یکساں ہی ہوتے ہیں۔ ابلاغیات کی تمام شاخیں، خواہ وہ طباعتی صحافت سے تعلق رکھتی ہوں یا الیکٹرانی صحافت سے، ایک ہی مرکز کے گرد گھومتی ہیں ان کا بنیادی کردار اطلاعات کی فراہمی اور مختلف طریقوں سے رائے عامہ کو متاثر کرنا ہے۔ ذرائع ابلاغ میں خبر کے کردار جائزہ ذیل میں یوں لیا جا سکتا ہے۔

**معلومات کی فراہمی:** خبر کا حقیقی مقصد معلومات کی فراہمی ہے اس میں غیر جانبداری اور معروضیت ہونی چاہیے تاکہ دوسرں تک حالات واقعات کی صحیح تصویر پہنچ سکے۔ مصدقہ اور بے لاگ خبریں اعتماد پیدا کرتی ہیں اور قارئین کو ان پر یقین کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ خبر جتنی مصدقہ ہوگی اس کی اثر پذیری بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ خاص طور پر اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے میں اخبار کا وقار بلند ہوگا اور اس میں شامل مواد اگر جاندار ہوگا تو لوگوں پر اس پورے اخبار کے تاثر نمایاں ہوں گے اور لوگ اس اخبار کی خبروں پر اعتماد کرنے لگے گے۔ صحافت کے ضابطہ اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ خبر اس کی اصل حالت میں لوگوں تک پہنچائی جائے۔ خبر ایک امانت ہے جس میں خیانت کرنا بہت بڑا اخلاقی جرم ہے۔

**خبر اور رائے عامہ۔**

خبر لوگوں کو آگاہ ہی کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے لوگوں کی رائے کو متاثر بھی کیا جا سکتا ہے۔ معیاری اخبارات، باوقار صحافت کے امین ہیں وہ اپنے بلند معیار کے ذریعے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد اور سنجیدہ طبقے میں مقبول ہوتے ہیں چونکہ ان اخبارات میں خبر کو اس کی اہمیت کے اعتبار سے ہی جگہ ملتی ہے اور اسے زیادہ یا کم نمایاں کرتے ہیں۔ دوسری کوئی مصلحت کار فرما نہیں ہوتی ہے خبر نگاری کرتے وقت رائے عامہ کا ماہر ابلاغ کے مختلف ذرائع استعمال کرتا ہے جس کا واحد مقصد فرد واحد، گروپ یا ادارے کے لیے متعلقہ افراد کے دل میں نرم گوشہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت اسے کام میں لایا جائے ماہر تعلقات عامہ کو ابلاغ کے ذرائع کے استعمال کے فن سے مکمل آگاہی ہونی چاہیے ماہر تعلقات عامہ کی مثال ایک سرجن کی سی ہوتی ہے جس کے لیے صرف یہ کافی نہیں کہ وہ مرض کی تشخیص کرے بلکہ اس سے یہ توقع بھی کی جاتی ہے کہ وہ مرض کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے کامیاب آپریشن کر سکے۔ اس فن کو سائنس بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر اس فن کا استعمال کیا جاتا ہے محض ایک خوش لباس اور خوش گفتار افسر تعلقات عامہ وقتی طور پر تو عوام کو اپنا گرویدہ بنا سکتا ہے لیکن وہ اپنے ادارے کے متعلق عوام میں خوشگوار اور دیرپا تاثر نہیں چھوڑ سکتا۔ صرف وہی افسر تعلقات عامہ عوام میں اچھا تاثر پیدا کر سکتا ہے جو ابلاغ عامہ کے ذرائع کو چابک دستی سے استعمال کر سکتا ہو۔

**خبر اور تفریح:** ذرائع ابلاغ تفریح کا سامان بھی فراہم کرتے ہیں۔ تفریح پہنچانے کے لئے خبر اور دوساری مختلف اقسام کی ظریفانہ تحریروں سے کام لیا جاتا ہے۔ اگرچہ خبر کے ذریعے تفریح طبع کا سامان پیدا کرنا خاصا مشکل ہے۔ لیکن پھر بھی دلچسپ واقعات کو خبری انداز میں دوسرں تک پہنچا کر انہیں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی چند خبریں پورے اخبار کی زینت بن جائے تو خبر کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے اور بہت سے لوگ اسے تفریح کی غرض سے پڑھنے لگ جاتے ہیں۔

**خبر اور جمہوریت:** بلدیاتی اداروں اور اسمبلیوں کی کاروائیوں کے بارے میں کثرت سے خبریں شائع کرنے سے جمہوری اقدار کو مستحکم بنایا جا سکتا ہے۔ اخبارات اور الیکٹرانک صحافت کے دوسرے شعبے جمہوریت اور جمہوری عمل کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے منتخب نمائندوں کے بیانات اور نمایاں کارناموں کی خبریں کثرت سے شائع یا نشر کی جانی چاہیں۔ اس طرح عام کے ذہنوں میں جمہوریت کی افادیت راسخ ہوگی اور انہیں اجتماعی اور قومی سوچ سے روشناس کروانے اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلانے میں مدد ملے گی۔

**خبر اور ثقافت:** ثقافتی سرگرمیوں کی خبریں ثقافت کو زندہ رکھتی ہیں اور انہیں پروان چڑھانے میں سودمند ثابت ہوتی ہیں۔ آج کے دور میں مواصلاتی انقلاب کی بدولت دنیا سمٹ کر رہ گئی ہے۔ اسی انقلاب کی بدولت پوری دنیا ایک گلوبل ویلیج کی صورت اختیار کر چکی ہے اور معاشرہ ذرائع ابلاغ کے موثر استعمال سے

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ۔گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

دوسرے معاشروں کو اپنی زد میں لے لیتا ہے۔۔اسی کی ادارا ن میں در آٹی ہ ۸ یں۔اسے ہم عام زبان میں ثقافتی یلغار بھی کہہ سکتے ہیں۔اپنی ثقافتی قدروں کی حفاظت کرنے اور دوسرے معاشروں پر اثرات انداز ہونے میں خبر کا کردار بنایدہ میت کا حامل ہے۔اخبارات، ریڈیو، فلم، ٹیلی ویژن کے ذریعے ثقافتی سرگرمیوں کو موثر طریقوں سے پیش کرنے کار حجان زندہ رہنا چاہیے تاکہ خبر کی اہمیت بھی واضح رہے اور مطلوبہ نتائج بھی حاصل ہوتے رہیں۔

**سوال نمبر 16۔ خبری عناصر کا اجمالی جائزہ لیں۔خبر کے اسلوب میں کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (20)**

**جواب۔ خبر کے عناصر:** خبر کے عام طور پر درج ذیل عناصر ہوتے ہیں۔

**تازگی:** خبر میں تازگی کا عنصر نمایاں حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔قارئین ان واقعات میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں جو نئی اور تازہ معلومات پر مبنی ہو اس کے مقابلے میں اگر کوئی پرانا واقعہ خواہ کتنا ہی اہمیت کا حامل کیوں نہ ہو قائین کے دلچسپی کا باعث نہیں بن سکتا ہے۔خبر میں تازگی کا عنصر تو صحافت کی ابتداہی سے قائم ہے۔

**معروضیت:** معروضیت خبر کے بنیادی عناصر میں سے ایک ہے۔معروضیت سے مراد ہے کہ کیس واقعہ میں حقائق کو اس طرح سے پیش کیا جائے کہ جس طرح وہ رونما ہوئے ہوں۔خبر کا انداز یہ نہیں کہ حقائق کو کسی ایک طبقہ کے دلچسپی کے لئے پیش کیا جائے۔رپورٹر کے لئے ضروری ہے کہ وہ خبر میں حقائق کو غیر جانبداری سے پیش کرے رپورٹر کو چاہیے کہ وہ کسی بھی واقعہ کو اس انداز سے دیکھے کہ اس سے دھواں نکلے نہ آگ، وہ خبر میں اپنے جذبات واحساسات کی عکاسی نہ کرے بلکہ واقعہ کو غیر جانبداری کے ساتھ پیش کرے۔

**دلچسپی:** خبر میں دلچسپی کے عنصر سے قارئین کی توجہ جلد واقعہ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے۔انسان کی زندگی کشمکش، تصادم، کامیابی، شکست اور مایوسی سے عبارت ہے محبت، نفرت، خوف یہ انسان کے بنیادی احساسات ہیں اگر خبر میں ان جیسے عناصر کا ذکر کیا جائے تو یہ قائین کے لئے نہایت دلچسپی کے حامل ہوں گے۔لہٰذا ایسے امور کو خبر کے طور پر پیش کیا جائے جن میں قارئین کے دلچسپی کے امکانات زیادہ سے زیادہ ہوں۔

**توازن:** خبر میں توازن قائم رکھنے سے مراد معلومات کے تمام حقائق پر روشنی ڈالنا ہوتی ہے۔رپورٹر خبر میں توازن تب رکھ سکتا ہے جب وہ ایک حقیقت کا دوسری حقیقت سے تعلق پیدا کرے اور خبر کی کہانی کو اتنی روانی سے پیش کرے کہ قاری اس کے ساتھ بہتا جائے۔

**خبر لکھتے وقت احتیاطی تدابیر:** خبر بہت حساس معاملات کا نام ہے کیونکہ بہت سے لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کوئی بھی خبر کسی بھی شخص یا قاری کے ذہن پر برا اثر ڈال سکتی ہے لہٰذا خبریں لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

۱۔ خبریں لکھتے وقت غیر ضروری اور فالتو الفاظ کے استعمال سے زیادہ سے زیادہ پرہیز کرنا چاہیے اور کم سے کم الفاظ میں پوری بات اور خبر پہنچانے کی حتیٰ الامکان کوشش کرنی چاہیے۔غیر ضروری باتوں کے استعمال کی کوئی بھی گنجائش خبر میں موجود نہیں رہ سکتی ہے۔

۲۔ خبریں بناتے وقت پیچیدہ اور طویل کلام سے پرہیز کرنا چاہیے بات جتنی طویل اور غیر ضروری ہوگی قاری کی توجہ خبر سے اتنی ہی جلدی ہٹ جائے گی جس کی وجہ سے خبر کا وزن بھی نہیں رہے گا اور رپورٹر کی محنت بھی رائیگاں جائے گی۔

۳۔ ایسے الفاظ جو دو معنی پر مشتمل ہوں ہرگز استعمال نہ کیے جائے ان سے خبر کی طوالت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو کہ بالکل غلط ہے اور خبر کے حسن کے خلاف ہے۔

۴۔ تکرار سے اجتناب کیا جانا چاہیے تکرار سے مراد وہ الفاظ بھی ہیں جو بار بار تحریر کیے جاتے ہیں خبر کی تحریر تکرار کی بالکل اجازت نہیں دیتا ہے۔

۵۔ خبر کا ابتدائیہ جاندار اور موثر ہونا چاہیے تاکہ خبر پر نظر پڑتے ہی اس میں دلچسپی پیدا کی جا سکے اس سلسلے میں شہ سرخی پر بھی خاصی توجہ اور مہارت کی ضروری ہے۔

۶۔ الفاظ کے استعمال اور چناؤ میں خاصی توجہ طلب باتیں یاد رکھنی چاہیے خبر جتنی جاندار الفاظ پر مبنی ہوگی اتنی ہی زیادہ اور توجہ سے پڑھی جائے گی۔

۷۔ ذہنی الجھاؤ یا تناؤ کے الفاظ یا سوالیہ انداز میں خبر شائع نہیں کرنی چاہیے ایسے الفاظ سے خبر میں جان نہیں رہتی ہے اور اس سے مقاصد کا تعین کرنا بھی دشوار ہو جاتا ہے کہ خبر کو بیان کرنے کا مقصد کیا ہے۔

۸۔ خبر کے محرکات پر خاص توجہ دینی چاہیے یعنی خبر سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ وہ حق سچ پر مبنی ہے اور یہ کہ خبر چھاپنے والا شخص یا ادارہ کسی کی حق تلفی یا تذلیل نہیں کر رہا ہے اور نہ ہی وہ کسی کی حمایت کر رہا ہے۔

۹۔ خبر میں اختصار سے کام لیا جائے تاکہ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ معلومات قاری تک باہم پہنچائی جا سکے۔

۱۰۔ خبر کا اختتامیہ بھرپور اور خوبصورت انداز میں کیا جانا بہت ضروری ہے۔

**خبر کا اسلوب:** خبر کی تحریر دوسرے لفظوں میں عام تحریر بھی کہلاتی ہے اور یہی خبر اور مضمون کا بنیادی فرق ہے۔تحریر جو بھی ہو اس کا بنیادی مقصد نہایت آسان طریقے سے دوسروں تک بات پہنچانا ہے۔ہر فلسفہ زندگی کی اپنی ایک زبان ہوتی ہے جیسا کہ سائنس کی اپنی زبان ہے، معاشیات کی اپنی اور سیاست کی اپنی۔اسی طرح خبر لکھنے کے لئے بھی ایک مخصوص زبان کی ضرورت ہوتی ہے جس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ اظہار کو آسان سے آسان اور مختصر انداز میں بیان کیا جائے تاکہ

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

زیادہ سے زیادہ لوگ سمجھ سکیں۔ موجودہ دور میں ریڈیائی صحافت بالخصوص ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے ابلاغ کے میدان میں کافی ترقی کی ہے۔ جس کی وجہ سے ابلاغ نے ایک فن کا درجہ حاصل کر لیا ہے جس کی تدریس پر بڑی محنت کی جا رہی ہے۔ ترقی یافتہ مما لک میں اس فن کی تعلیم کے لئے بڑے بڑے ادارے قائم کیے گئے ہیں اور یہی ادارے ملک وقوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس فن پر عبور حاصل کیے بغیر کوئی بھی شخص صحیح معنوں میں صحافی نہیں بن سکتا۔ اس ضمن میں یہ کہنا بجا ہے کہ معاشرے میں دو قسم کے لوگ رہتے ہیں:

(1) ایک وہ جو زیادہ پڑھے لکھے ہوتے ہیں جو زبان پر عبور رکھتے ہیں۔

(2) دوسرے وہ لوگ جو کم پڑھے لکھے ہوتے ہیں جو زبان پر زیادہ عبور نہیں رکھتے۔

اگر ان دو قسم کے طبقوں کو سامنے رکھ کر لکھنا یا کہنا مقصود ہو تو اصول یہ بنتا ہے کہ سلیس اور آسان زبان استعمال کی جائے کیونکہ خبر کسی خاص طبقہ کے لئے نہیں ہوتی بلکہ پورے معاشرے کے لئے ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر خبر میں مشکل زبان استعمال کی جائے تو بات محدود طبقے کی سمجھ میں آئے گی اور اگر سلیس اور عام فہم زبان استعمال کی جائے تو بات معاشرے کے ہر طبقے کی سمجھ میں آئے گی۔ چنانچہ صحیح اور مؤثر ابلاغ آسان زبان میں ہی ہو سکتا ہے۔ اس بارے میں ماہرین کی رائے درج ذیل ہے:

(1) سب سے زیادہ علم سادگی میں پایا جاتا ہے۔

(2) سلاست اور اختصار کے بغیر مؤثر ابلاغ ممکن نہیں ہے۔

(3) صحیح معنوں میں عظیم شے وہ ہوتی ہے جو آسان اور فطری ہو۔

(4) تحریر میں سلاست، اختصار اور روانی کے اوصاف اس صورت میں پائے جاتے ہیں جب تحریر آسان اور مختصر ہو۔

(5) ہر شخص بات کہہ سکتا ہے، لکھ سکتا ہے لیکن آسان اور مؤثر تحریر صرف باکمال لوگوں کا کام ہے۔

(6) بہترین کلام تحریری ہو یا تقریری آسان اور مدلل ہوتا ہے۔

(7) ابلاغ کا کمال یہ ہے کہ پڑھنے والا وہی سمجھے جو لکھنے والا سمجھانا چاہتا ہے۔

آسان الفاظ میں لکھی گئی کتابیں زیادہ مقبول و معروف ہوتی ہیں۔ زبان دانی کے جوہر عارضی ہی ثابت ہوتے ہیں۔

**سوال نمبر 17۔ خبر کی بنیادی اقسام کو مثالوں سے واضح کریں۔**

**جواب۔**

**خبر کی اقسام:** موضوع کے لحاظ سے خبروں کی بہت سی اقسام ہوتی ہیں ان اقسام کا احوال کچھ اس طرح ہے۔

**سیاسی خبریں:**

عام طور پر خبروں کا ایک بڑا حصہ سیاسی خبروں یا حکومت سے متعلق معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔ چونکہ سیاسی خبروں کا تعلق عوام ملک اور دوسرے ملکوں کے ساتھ تعلقات سے ہوتا ہے اس لئے عوام کو ان خبروں میں بہت زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ اخبارات ایسی خبروں کو بھی نمایاں کر کے پیش کرتے ہیں۔ سیاسی خبروں کا محور سیاست دان اور سیاسی جماعتیں ہوتی ہیں ملک کی تعمیر وترقی اور سلامتی واستحکام میں سیاستدان بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ مفکر پاکستان علامہ اقبال کے بقول قومیں شعراء کے دلوں میں جنم لیتی ہیں اور سیاست دانوں کے ہاتھوں پروان چڑھتی اور اختتام پذیر ہوتی ہیں سیاستدانوں کی اسی اہمیت کی بناء پر سیاسی رپورٹر پر بڑی اہم اور نازک ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں چنانچہ سیاسی خبروں کی ترسیل کی ذمہ داری ایسے تجربہ کار صحافیوں کو سونپی جاتی ہے جو حکومتی وسیاسی امور کے علاوہ سیاسی وابستگیوں اور سیاسی جماعتوں کے بارے میں خاصا علم رکھتے ہوں۔ ان کی مثال قومی اسمبلی میں ہونے والی اجلاس میں موجود رپورٹرز کی ہے جو لمحہ بہ لمحہ خبروں کو اخبار کی زینت بناتے ہیں۔

**پارلیمانی خبریں:**

پارلیمانی رپورٹنگ کے لیے خصوصی مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ پارلیمانی نامہ نگار کو پارلیمانی طریقہ کار، سوال اور جواب کے ساتھ ساتھ پارلیمانی اصطلاحات کا علم رہنا چاہیے۔ اور مجوزہ قانون تحریک استحقاق تحریک التواء کے متعلق مکمل معلومات ہونی چاہیے تاکہ اس پر پورٹنگ میں کوئی دشواری نہ ہو۔ فنی اصطلاحات جاننے کے بعد پارلیمانی رپورٹر کو اس بات سے بخوبی واقفیت ہو جاتی ہے کہ اس ماحول یا حالات میں کیا کرنا ہے۔ پارلیمنٹ میں عام طور پر تین قسم کے کام ہوتے ہیں قانون سازی، قومی بجٹ کی منظوری کے سوال وجواب کا سیشن، قانون سازی کے لئے مسودہ کی تیاری جیسے مراحل کا علم ہر حال میں رپورٹر کو بھی ہونا چاہیے۔

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**کھیلوں کی خبریں:** کھیلوں کی رپورٹنگ خبر نگاری میں سب سے دلچسپ کام ہے۔قومی اور بین الاقوامی کھیلوں کے دوران کھلاڑی ٹیم اور کو چز وغیرہ کے متعلق ضروری معلومات طبع شدہ صورت میں پریس کو مہیا کی جاتی ہیں جس کی بدولت نامہ نگار کا کام قدرے آسان ہو جاتا ہے۔کھیلوں کی خبروں میں معروضی رپورٹنگ بھی زیادہ نمایاں طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔کیونکہ خبریں یک مشت بہت جلدی بیان کی جاتی ہے اور لمحہ بہ لمحہ اس کو بیان کرنا بھی آسان نہیں ہوتا ہے۔کھیلوں کی خبر میں کھلاڑی کے لئے واضح طور پر حاضر صیغہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔کھلاڑیوں کے نام کے ساتھ اضافی کلمات جناب سر وغیرہ کے استعمال کے بجائے سیدھے سے ان کا نام لیا جاتا ہے ان کی کارکردگی کو ایک ٹیبل کی صورت میں بھی بیان کیا جاتا ہے اور ایسی خبروں میں طوالت کے بجائے آسان الفاظ میں کھیل کی صورت حال بیان کر دی جاتی ہے۔

**بزنس کی خبریں:**

جو شخص بزنس،فنانس اور دوسرے معاشی امور کی رپورٹنگ کرنے کا خواہاں ہوتا ہے اسے اقتصادی اور کاروبار امور کے بارے میں عام لوگوں سے زیادہ علم ہوتا ہے اس لیے وہ اخبار یا میڈیا میں بھی ایسی ہی خبریں سننا پسند کرے گا جو اس کے مطلب کی ہوں اور جس سے وہ اپنے کاروباری ذوق یا اپنے بزنس کو پروان چڑھا سکتا ہو ان اصطلاحات کو جاننے کے لئے بزنس اور فنانس پر کسی کتاب کا مطالعہ کرنا بھی آسان اور سودمند ثابت ہوتا ہے۔اخبارات میں جو خبریں شائع کی جاتی ہے اور جو بزنس کے متعلق ہوتی ہیں ایسی خبروں کو تمام بڑے بڑے بزنس کے ادارے اپنی ترقیاتی رپورٹس میں سالہا سال شائع کرتے رہتے ہیں جس سے اخبار کی صنعت میں بھی بزنس کے حوالے سے آئے دن خبریں گردش کرتی رہتی ہیں کمپنی کے سالانہ بجٹ سے لیکر روزمرہ کے فوائد اور نقصانات کی خبریں بزنس اور معاشی امور جیسی خبروں کی وجہ سے ممکن ہوتی ہیں۔

**قانونی اور عدالتی امور کی خبریں:**

جرائم میں روز اضافہ کی وجہ سے آئے دن اخبارات کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور جس طرح سے یہ اخبارات اسم صفت کا استعمال کر کے مجرموں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اس سے مجرموں اور جرم کو ختم کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے رپورٹرز کا کام ہے معاشرے کی اصلاح کرنا اور مجرموں کو بے نقاب کرنا،بنکوں میں ڈکیتی کی وارداتیں کب سے ہو رہی ہیں ان کی تفصیلی خبریں شائع کرتے ہیں۔اگر محض خبروں کی تفصیلی اشاعت جرائم کو کنٹرول کرنے کا باعث بنے تو آئے دن شہر میں دن دہاڑے ڈکیتی کی وارداتیں نہ ہوتی رہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی تفصیلی رپورٹس شائع ہونے کے بعد حالت کی سنگینی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ جرائم میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔قانونی اور عدالتی امور کی الگ خبریں شائع کی جاتی ہیں اور اسے اب تو باقاعدہ طور پر اخبار میں ایک صفحہ کی جگہ حاصل ہو گئی ہے جہاں صرف اور صرف شہر سے جرائم کی خبروں اور عدالتی کارروائی یا واقعات کا تذکرہ ہی کیا جاتا ہے۔

**حادثاتی خبریں:**

حادثات کو ہمارے معاشرے میں معمول کا حصہ ہیں کچھ حادثات دل ہلا دینے والی ہوتی ہیں اور خبار میں ان کی جگہ بہتر انداز میں بنتی جا رہی ہے کوئی بھی واقعہ اپنے اوصاف کے سبب خبر کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔اس لیے حادثہ بھی ایک خبر ہی کی حیثیت رکھتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ حادثہ کو من وعن اسی طرح بیان کرنا بہت ہوتا ہے جس طرح وہ رونما ہوا ہوتا ہے۔حادثہ کی خبر دیتے وقت انٹرویو میں حادثہ میں ہونے والے نقصان کا ذکر ضرور کرنا چاہیے۔

**سوال نمبر 18۔ رپورٹروں کے فرائض اور خصوصیات بیان کریں۔**

**جواب۔**

**رپورٹر۔**

رپورٹر کی عام طور پر صحافتی اصطلاح میں بہت سی تعریفیں کی گئی ہے جن کی وضاحت کچھ اس طرح سے کی جاتی ہے۔

**ویبسٹر ڈکشنری کے مطابق۔**

ایسا شخص جو کسی قسم کی رپوٹ فراہم کرے ایسا شخص جو کسی اخبار یا رسالے کے لئے تقاریر،خبریں یا دوسرے واقعات رپورٹ کرے۔ایسا شخص جو خبریں جمع کرنے پر مامور ہو رپورٹر کہلاتا ہے۔

**آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق۔**

''ایسا شخص جسے کسی اخبار یا دیگر ذرائع ابلاغ کے لیے خبریں اور دوسرے واقعات رپورٹ کرنے کی خاطر ملازم رکھا جائے'' رپورٹر'' کہلاتا ہے۔

**مہدی حسن نے اپنی کتاب ''صحافت'' میں لکھا ہے۔**

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03485034551 علامہ جی

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

''اخبارات اور نیوز ایجنسیوں یا ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے لیے جو افراد خبریں جمع کرنے اور لکھنے کا کام کرتے ہیں انہیں رپورٹر یا نمائندہ کہا جاتا ہے۔

**محمد یوسف مرزا کے مطابق۔**

علاقائی اور قومی اخبارات ،خبر رساں ادارے، نیوز ایجنسیوں، ریڈیائی صحافت اور ٹیلی ویژن کی صحافت میں جو افراد خبریں جمع کرنے یا اکٹھی کرنے اور پھر ان کی ترتیب و تدوین کے عمل میں مشغول ہوتے ہیں ان کو رپورٹر یا نمائندہ کہا جاتا ہے۔علاوہ ازیں اخبارات کے مرکزی دفاتر سے بیرونی اضلاع اور دوسرے شہروں میں متعین افراد کو نامہ نگار کہتے ہیں جو دراصل رپورٹر کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔اردو میں رپورٹنگ کے کام پر مامور افراد کے لیے مختلف اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں جن میں سے رپورٹر، نمائندہ نامہ نگار یا وقائع نگار وغیرہ زیادہ معروف الفاظ ہیں۔ یہ تمام اصطلاحات اگر چہ ایک ہی مفہوم کے حامل ہیں لیکن کام کی نوعیت اور عملی لحاظ سے ان میں کچھ فرق بھی پایا جاتا ہے۔

**اچھے رپورٹر کے فرائض اور اوصاف۔**

رپورٹر کا کام کسی اخبار، ایجنسی یا دیگر ادارے کے لئے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔اس کا صرف یہ فرض نہیں ہوتا کہ وہ کسی واقعے یا حادثے کی رپورٹ قلمبند کر دے یا حقائق کی تصدیق جائے وقوع پر جا کر کر لے اور تفصیلات ادارتی عملے کے سپرد کر دے بلکہ خبروں کے سرچشموں اور مواخذ سے آگاہی ،خبروں کی تلاش اور تفصیلی معلومات کے حصول کی صلاحیت بھی رپورٹر میں ہونی چاہیے۔اس لیے رپورٹر کو ان امور کا خاص خیال رکھان چاہیے جو اس پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد کرتا ہے۔رپورٹر کے فرائض اور اوصاف کچھ یوں ہیں۔

**قوت فیصلہ اور تجزیہ کی صلاحیت۔** ایک اچھے رپورٹر میں یہ صلاھیت ہوتی ہے کہ وہ حادثے یا واقعہ کو دیکھ کر یا اس کے بارے میں فوراً سن کر اس کا تجزیہ کر لیتا ہے۔اور یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ اس واقعہ کی خبر کیسے بن سکتی ہے۔اور یہ کہ نہیں بھی بن سکتی ہے اس واقعے کے کون کون سے حصے زیادہ اہم ہیں اور کون کون سے حصے زیادہ اہم ہیں اور کون کون سے غیر اہم ہیں، خبر میں کیا رپورٹ کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے۔رپورٹر کی ذہنی تربیت اس قسم کی ہونی چاہیے کہ وہ فوراً اس بات کا تجزیہ اور فیصلہ کر سکے کہ کس واقع میں خبریت کہاں اور کتنی ہے۔

**عمیق مشاہدہ۔**

ایک رپورٹر کا مشاہدہ عام آدمیوں کے مقابلے میں بہت زیادہ تیز اور عمیق ہونا چاہیے تا کہ وہ واقعات کی گہرائی تک جا کر ان حقائق کو بھی محسوس کر سکے جو ایک آدمی کے نیظر سے پوشیدہ ہیں۔رپورٹر کو صرف ظاہری طور پر نظر آنے والے واقعات پر ہی انحصار نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کی وجہ اور نتائج بھی اس کو نظر آنے چاہیے جو پوشیدہ ہے تا کہ وہ خبر ایسی جاندار اور غیر جانبدار بنائے کے اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں۔

**انٹرویو میں مہارت۔**

ایک اچھے رپورٹر کو گفتگو کے فن اور دوسروں کا انٹرویو کرنے کا فن اور اس میں مکمل مہارت ہونی چاہیے تا کہ وہ خبروں کے ذرائع سے بآسانی مطلوبہ معلومات حاصل کر سکے۔اس کا انداز گفتگو اور کوشش یہ ہونی چاہیے کے اس کے طبعیت سے کچھ حاصل کرنے کی جستجو نظر آئے اور جس کا وہ انٹرویو لے رہا ہو اس سے اس شائستگی سے بات کرے کے اس پر کوئی بات گراں نہ گذرے اور وہ خوشی سے ہر بات اور معلومات رپورٹر کو پیش کرے اور باآسانی بتا دے۔

**انسان شناسی۔**

ایک رپورٹر کو انسانی نفسیات، کردار اور رویے کا گہرہ مطالعہ کرنا چاہیے تا کہ اس میں انسان شناسی کی صلاحیت پیدا ہو جائے کیونکہ اس کے پیشے اور خبروں کے حصول کا دارومدار مختلف قسم کے انسانوں اور ان کے افعال اور کردار پر ہوتا ہیا گر رپورٹر ان امور کو پوری طرح سمجھتا ہو تو اس کا کام نہ صرف آسان ہو جاتا ہے بلکہ اس کی کارکردگی بھی معیاری ہو جاتی ہے

**حالات حاضرہ سے واقفیت۔**

رپورٹر کو معاشرے کی آنکھ اور کان، ناک کہا جاتا ہے بجکہ اخبارات معاشرے کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔کیونکہ ان میں جن خبروں اور حائق کی اشاعت ہوتی ہیوہ معاشرتی انداز فکر کا اظہار اور معارے کی تصوری کشی کرتے ہیں اور ایسا سارا مواد رپورٹر کی جستجو کا مرہون منت ہوتا ہے۔وہ اپنی اس صلاحیت سے روزمرہ زندگی سے ہی ایسے واقعات دیکھ، سن اور سونگھ لیتا ہے جو اس کے اخبار یا ادارے کے لئے خبر، فیچر یا کالم کا موضوع بن سکتے ہیں۔

**حالات حاضرہ سے واقفیت۔**

رپورٹر کے لئے ضروری ہے کہ اسے حالات حاضرہ سے مکمل واقفیت ہو اور وہ قومی اور بین الاقوامی واقعات پر نہ صرف نظر رکھتا ہو بلکہ ان واقعات ورجحانات کے پس منظر اور پیش منظر کا تجزیاتی مطالعہ بھی کر سکتا ہو اور اسے متوقع تبدیلیوں کا بھی اندازہ ہو۔

**قوت برداشت۔**

رپورٹر کے فرائض منصبی آسان نہیں ہوتے بلکہ یہ مسلسل جدوجہد کے متقاضی ہوتے ہیں ان انجام دہی کے لئے رپورٹر کو مختلف النوع افراد سے ملنا پڑتا ہے ۔دور دراز مقامات کا سفر کرنا پڑتا ہے۔اس جدوجہد میں اچھے برے ہر طرح کے لوگوں سے ان کا واسطہ پڑتا ہے بعض اوقات غیر اخلاقی گفتگو اور جلی کٹی باتیں بھی

03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

سننا پڑتی ہیں۔لہٰذا رپورٹر کو خلاف طبع بات پر بھی مشتعل نہیں ہونا چاہیے بلکہ قوت برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جدو جہد جاری رکھنی چاہیے۔

**سوال نمبر 19 خبر کے حصول کے ذرائع بیان کریں۔مثالوں سے واضح کریں۔**

**جواب۔**

**خبر حاصل کرنے کے ذرائع۔**

خبر حاصل کرنے کے مختلف ذرائع ہوتے ہیں جس کے ذریعے خبر کو مکمل کیا جاتا ہے ان ذرائع کا مختصر احوال کچھ یوں ہے۔

**1۔ قومی اور صوبائی اسمبلیاں:**

خبروں کے حصول کے لئے سب سے اہم اور بڑا ذریعہ سینٹ،قومی اور صوبائی اسمبلیاں ہوتی ہیں۔جہاں سے آئین سازی،قانون سازی اور بجٹ ایسے معاملات پر خبریں حاصل کی جاتیں ہیں۔روزمرہ معمولات پر گرما گرم بحثیں اور چٹ پٹی باتیں بھی رپورٹ کے لئے مختلف النوع خبروں کی فراہمی کا باعث بنتی ہیں چنانچہ جب بھی کسی قمی اور صوبائی اسمبلی کا جلا ہوتا ہے یا سینٹ کا اجلاس شروع ہوتا ہے تو رپورٹرز کو بہت سی خبریں حاصل ہو جاتی ہیں علاوہ ازیں پارلیمانی رپورٹر کو پارلیمانی اصطلاحات یا پارلیمانی طریق کار کا جاننا بے حد ضروری ہے۔پارلیمانی رپورٹنگ میں اسمبلی سے مراد ہمیشہ قومی یا صوبائی اسمبلی مراد لی جاتی ہے۔سیاسی جماعتیں بھی اسی مہم یا اجلاس کا حصہ بنتی ہیں تو رپورٹر کے لیے زیادہ سے زیادہ خبریں یکجا کرنے میں کوئی دشواری پیدا نہیں ہوتی ہے اور مطلوبہ مواد اسے چند گھنٹوں میں ہی حاصل ہو جاتا ہے۔

**2۔ سیاسی جماعتوں کے دفاتر:**

سیاسی لیڈر اور سیاسی جماعتوں کے دفاتر خبروں کے حصول کا اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔سیاسی لیڈر مختلف پالیسیوں پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہیں یا رپوٹران کے مختلف پالیسیوں کے بارے میں ردعمل کا اظہار کرواتے ہیں تو خبریں خود بخود حاصل ہو جاتیں ہیں بعض اوقات سیاسی جماعتیں اپنے منشور کی تشکیل وترتیب میں ترامیم کرنا چاہتی ہیں اور ملکی وغیر ملکی معاملات پر اپنے موقف سے عوام الناس کو آگاہ کرنا چاہتی ہے اس طرح رپورٹر کے لئے سیاسی لیڈر اور ان کے خبروں کے کارخانے ہوتے ہیں اس عمل کو جتنا جاری رکھا جائے خبروں میں یکسانیت بھی نہیں پیدا ہوتی اور مطلوبہ نتائج بھی حاصل ہوتے رہتے ہیں۔

**3۔ پولیس سٹیشن:**

جرائم کا سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اخبارات میں لوٹ مار،قتل وغارت،ڈاکہ زنی،چوری،غنڈہ گردی،ملاوٹ،رشوت،آبروریزی،قماربازی،حق تلفی،منافع خوری،دھوکہ بازی،راہ زنی،شراب نوشی،دنگا فساد نہ جانے کیسے کیسے جرائم کی خبروں سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔جرائم کی خبروں کو نمایاں طور پر تفصیل کے ساتھ شائع کرنے کا رجحان بھی روز بروز تقویت پکڑتا جا رہا ہے۔اور جرائم کا شعبہ واحد شعبہ ہے جس میں ہر خبر کے درجے پر پہنچ کر اخبارات کے صفحے پر اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔اور اخبارات جرائم ایڈیشن کے طور پر ان خبروں کو شائع کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ فطری طور پر ہر شخص کسی نہ کسی جرم کے پس پردہ محرکات کو جاننے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اسے یہ خبریں اخبار ہی کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے۔جس کی وجہ سے وہ اپنی مطلوبہ خبر کو پڑھ کر اپنی رائے یا ردعمل کا اظہار کرتا ہے خبروں کو نمایاں طور پر بھی جرائم سے جڑے رکھنا ٹھیک نہیں ہوتا اس سے دیگر مقاصد کی طرف رجحان کم ہو جاتا ہے اور خبروں میں یکسانیت کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے حالانکہ متوازن خبروں کا سلسلہ اگر جاری رہے تو یہی اخبار اور ذرائع ابلاغ کا حسن ہے۔پولیس تھانہ خبروں کی سب سے بڑی آماجگاہ بنتی ہے کیونکہ کسی بھی کیس یا کسی بھی جرم کی ابتدائی تحقیقات کا دائرہ تھانہ سے ہی شروع ہوتا ہے لہٰذا رپورٹر اس موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے سب سے پہلے تھانہ سے ہی کسی جرم کی اطلاع یا پیشگی خبر لیتے ہیں۔

**4۔ عدالتیں:**

عدالتوں کا معرض وجود میں آنے کا مقصد لوگوں کو انصاف کی برابر فراہمی کو ممکن بنانا ہے۔دوسرے پر زیادتی کرنے پر مزور کے مقابلے میں بہت زیادہ طاقتور کو زیادتی کرنی ہو تو اس وقت ظلم کرنے والے کو ایک لمحہ کے لیے یہ فکر ہو کہ اسے کسی ایسی عدالت کے سامنے زیادتی کرنے پر پیش کیا جا سکتا ہے۔جو انصاف مہیا کرنے پر مامور ہے متعدد طاقتور تو اپنے مقابلے پر مزور افراد پر محض اس لئے زیادتی نہیں کر پاتے کہ انصاف کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جا سکتا ہے۔جو

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس پی ایچ ڈی ایف اے گیس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی ، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹ کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

شہادتوں اور گواہیوں پر دلائل کی روشنی میں ملکی قانون کے مطابق سزا بھی دے سکتی ہے۔عدالتیں بھی خبروں کا متوازن ذریعہ ہوتے ہیں لوگوں کے مسائل ان کے آپسی جھگڑے اور اس کے علاوہ مختلف کیسوں کی سماعت کے دوران بہت سی ایسی خبریں بے نقاب ہوتی ہیں جن کا ابتداء میں کیس کی نوعیت سے دور دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا ہے تاہم جب بات اس نہج پر پہنچتی ہے کہ فلاح خبر کا اصلی مقصد تو یہ تھا تو بات کھل کر سامنے بھی آتی ہے اور وہ نئی خبر کو بھی جنم دیتی ہے رپورٹر بھی اصل میں اسی طاق میں ہوتا ہے کہ جیسے تیسے کر کے نئی سے نئی اور مزیدار خبر کو حاصل کی جائے خصوصاً سیاسی قائدین کے مقدمات کے وقت تو اس طرح کی صورتحال کو مواقع زیادہ ہوتے ہیں۔اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ رپورٹر زیادہ سے زیادہ مواد اکٹھا کرنے کے لیے اصل اور حقائق پر مبنی خبروں کو ہی اخبار کی زینت بنائے کیونکہ دیوانی یا فوجداری کیس میں اگر معلومات لوگوں تک بھی غلط پہنچائی گئی ہو تو اس کی بھی قرار واقعی سزا دی جاسکتی ہے۔

**5۔ تقاریر اور جلسے جلوس:**

تقاریر اور جلسے جلوسوں پر بھی بہت سی خبریں منظر عام پر آسکتی ہیں خصوصاً الیکشن کے دنوں میں خبروں کا ایک نا تھمنے والا سلسلہ جاری رہتا ہے سیاسی نمائندوں کی لچھے دار تقریریں اور ان کے بلند و بانگ دعوے جو عوام تک پہنچتے ہیں تو ان کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے رپورٹر کا کام اصل بات اور سیاسی نمائندوں کے منہ سے نکلی ہوئی بات کو ہی عوام تک پہنچائے جائے ورنہ صورتحال کا فائدہ غلط ہاتھوں کو ہوتا ہے۔جلوس کی قیادت کون کون کر رہا ہے جلسے یا جلوس کے مہمان خصوصی کون ہیں اس جلسے کا انعقاد کس نے کیا یا اس کے منتظمین کون کون ہیں یہ تمام باتیں اور پھر تقریر کو من و عن بیان کرنا بہت سی خبروں کو جنم دیتا ہے۔

**6۔ تعلیمی ادارے:**

خبروں کے حصول کا ایک اور اہم ذریعہ تعلیمی ادارے اور ان سے منسلک دفاتر بھی ہوتے ہیں یونیورسٹی اور سکینڈری بورڈ جو مختلف امتحانات کا انعقاد کراتے ہیں نتائج کے اعلانات اور نتائج میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کے بارے میں خبریں اور معلومات فراہم کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اخباری رپورٹر کے ساتھ فوٹو گرافر کا کام بھی خوب چلتا ہے جو ان خبروں کے ساتھ ساتھ اخبار میں تصاویر بھی شائع کرتا رہتا ہے۔رپورٹر یونیورسٹی اور لارجرز ،سکول کی تقریبات طلبہ تنظیموں اور اساتذہ کی ایسوسی ایشنوں کے انتخابات اور انکی کارروائیوں پر مبنی خبریں بھی بنائے ہیں بعض اخباروں کے اپنے تعلیمی رپورٹرز بھی ہوتے ہیں جو متواتر اس کام کو سرانجام دیتے رہتے ہیں۔

**سوال نمبر 20- فیچر اور کالم کا تقابلی جائزہ لیں۔ (10)**

**جواب۔**

**فیچر۔**

فیچر اس اخباری مضمون کو کہتے ہیں جس کے اسلوب تحریر میں نیم ڈرامائی، داستانی اور قارئین سے براہ راست گفتگو کا انداز نمایاں ہو۔اسے ایک ایسی بے تکلفی اور بے ساختگی سے لکھا جائے کہ ہر کسی کا ایسا مضمون پڑھنے کو دل کرے۔فیچر کا خاصہ یہی ہے کہ اس میں ابلاغ کو دلچسپ اور آسان بنایا جاتا ہے۔جدید صحافت میں تقریباً ہر موضوع پر فیچر لکھے جا رہے ہیں وہ موضوع خواد گداگیر ہو یا ایٹم بم کی تیاری اس پر فیچر لکھے جا رہے ہیں۔کیونکہ بہتر ابلاغ کا ایک اصول ہے کہ اپنا مدعا اس انداز میں بیا کیا جائے کہ جس کے لیے عبارت لکھی یا بولی جائے وہ اسے سمجھ جائے چنانچہ اب فیچر عام طور پر گرما گرم خبروں کے بارے میں لکھے جاتے ہیں۔جن کے بارےمیں قارئین زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتے ہیں۔

**فیچر نگاری کے اصول۔**

واقعات، آراء، تاثرات، اعداد و شمار، حقائق وغیرہ کسی بھی تحریر کے لیئے بنیادی مواد ہوتے ہیں ان کی ترتیب دینے اور موضوع کو دلچسپ انداز میں پیش کرنے کا نام ہی تکنیک یا اس کے اصول ہوتے ہیں فیچر نگاری کی تکنیک پر طویل بحث کی جاسکتی ہے لیکن صحافت کے طلباء کو ابتدائی مرحلے میں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ لکھنے کی تکنیکی بہت حد تک صحافی یا ادب کی ذاتی کاوش سے جنم لیتی ہے اور حقائق و واقعات کے زینے سے پروان چڑھتی ہے۔

فیچر نگار کو اپنے ذہن میں فیچر کے ڈھانچے کا واضح تصور دیکھنا چاہیے۔اسے معلوم ہونا چاہیے کہ فیچر کا ابتدائیہ، وسطانیہ، اور اختتامیہ کیا ہوگا اور اس کی سرخیاں کیا ہوں گی؟ پیراگراف کس ترتیب میں ہوں گے؟ اعداد و شمار واقعات اور آراء کی ترتیب کیا ہوگی؟ فیچر کی اُٹھان کس طرح ہوگی؟ دلائل اور تجاویز کا انداز کیا ہوگا؟ موضوع کو بنانے کیلیے الفاظ، محاورات اور مثالوں کا استعمال کس حد تک مناسب رہے گا؟ کسی موضوع پر موثر انداز میں لکھنا آسان کام نہیں، بعض اوقات مشاق لکھنے والے بھی تحریر کا آغاز کرنے میں سخت مشکل میں پڑ جاتی ہے فیچر نگاری بھی اسی طرز کی مشکل صنف کا نام ہے۔

**فیچر نگاری اور مرکزی خیال۔**

فیچر ہمیشہ ایک مرکزی خیال کے گرد گھومتا ہے کوئی مسئلہ، واقعہ، شخصیت یا کوئی سی ایک چیز اس کا موضوع بن سکتی ہے۔فیچر سے متعلق سوچنے اور مواد

Download Free Assignments from
www.solvedassignmentsaiou.com
0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

جمع کرنے سے پہلے موضوع کا تعین کرنا بھی ضروری ہے موضوع کو ذہن میں رکھ کر اس کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں مختلف ذرائع سے مواد جمع کیا جاتا ہے۔مواد جمع ہو جائے تو لکھنے سے پہلے یہ سوچا اور فیصلہ کیا جائے گا کہ فیچر کس اخبار یا رسالے میں چھپنے کے لیے دیا جائے گا۔اس پرچے کی پالیسی کیا ہے قارئین میں کس طرح کے لوگ شامل ہیں ان کی دلچسپیاں کیا ہیں مسائل کون سے ہیں اور وہ کس طرح کے ماحول اور معاشرے میں رہتے ہیں۔یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ قارئین اس فیچر میں کیا اور کیوں دلچسپی لے رہے ہیں یا وہ اس میں کس حد تک دلچسپی لے رہے ہیں۔ان کی دلچسپی کو کس طرح برقرار رکھا اور بڑھایا جا سکتا ہے۔

**مثال۔**

مثال کے طور پر سہراب گوٹھ میں ہیروئن کے سمگلروں کا صفایا کرنے کی خبر ایسا موضوع ہے کہ ہر شخص اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کا متمنی ہوتا ہے اس کے علاوہ تحصیل چکوال میں ڈاکوؤں کے ساتھ تصادم کے نتیجے میں ہلاک ہونے والے افراد کی اصل حقائق پر مبنی کہانی کیا ہے یا ملک میں موجود لوڈ شیڈنگ کے بحران کی اصل حقیقت اور حکومت کی بزدلانہ پالیسی پر فیچر نگاری اہم موضوعات کے چناؤ کے اعتبار سے بہت جاندار سمجھی جاتی ہے۔

**فیچر اور فیچر نگار۔**

فیچر لکھنے کے بعض خصوصی گر ہیں۔لکھنے والا ایک مداری کی طرح ہوتا ہے اس کے پاس مداری کی طرح مختلف چیزوں کا تھیلا ہونا چاہیے جس میں وہ وقفے وقفے کے بعد کوئی دلچسپ چیز نکال کر تماشائیوں کو دکھاتا جائے لیکن تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد یہ بھی بتاتا رہے کہ اس تھیلے میں ایک بہت ہی حیران کن چیز باقی جسے دیکھنے والے زندگی بھر نہیں بھلا سکیں گے۔اس طرح ساتھ ساتھ وہ اپنا بیان بھی جاری رکھتا ہے اور تماشائیوں کی دلچسپی برقرار رکھنے کے لئے انہیں کوئی نہ کوئی دلچسپ چیز دکھاتا رہتا ہے۔حتیٰ کے آخر میں وہ اپنا تھیلا الٹ دیتا ہے۔فیچر نگار کا تعلق فیچر سے ہوتا ہے لہٰذا وہ ہر لمحہ اس تاک اور فکر میں رہے کہ کس طرح سے وہ اپنے فیچر کو پڑھنے والے کے لیے دلچسپ اور سنسنی خیز بنا سکتا ہے۔

**کالم۔**

کالم قدیم فرانسیسی زبان کے لفظ colomne اور لاطینی زبان کے لفظ columna سے انگریزی میں وارد ہوا ہے اور اس کے لغوی معنی لاٹھ، کھمبا، ستون یا کھم کے ہیں۔یہ لفظ دوسرے کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔مثلاً مختلف رقمیں یعنی اعداد جمع کرنے کی غرض سے اوپر رکھی جائے تو انہیں columne of figure کہتے ہیں۔کالم کا لفظ عام طور پر فوج کے دستے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔وطن کے چھپے دشمنوں کے لئے بھی ففتھ کالم کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔یعنی ایسے عناصر جن کی ہمدردی وطن دشمنوں سے ہوں۔صحافت میں اخبار کے صفحات کے عمودی تقسیم کو کالم کہا جاتا ہے اور یہ کالم اخبار کی خبروں اشتہارات اور دوسرے مواد کی ترتیب و تدوین میں مدد دیتے ہیں۔پاکستان میں کالم کا ہر صفحہ سات کالموں پر مشتمل ہوتا ہے۔کالم دراصل شخصی صحافت کا جدید روپ ہے۔جس میں ایک شخص اپنی ذات کے حوالے سے بات کرتا ہے۔کالم میں واحد متکلم کا صیغہ بہت استعمال کیا جاتا ہے۔دراصل اخبار نویسی میں عزت و شہرت صرف کالم کی توسط سے ہی ملتی ہے کیونکہ وہ تحریر کرنے والے کی انفرادی سوچ اور تجربہ کا نچوڑ ہوتا ہے اور اس پر داد ملنا فطرتی بات ہے۔کالم نگاری اپنے خیالات و احساسات کا ایک موثر، واضح مگر مشکل ذریعہ ہوتا ہے۔کالم نگار کے پاس اس بات کے امکانات ہوتے ہیں کہ اگر اس میں لکھنے کی صلاحیت موجود ہے تو ہو دوسرے صحافیوں کی نسبت جلد اخبار کا ستارہ بن سکتا ہے اور اس کی عزت اور حوصلہ افزائی میں بھی واضح تبدیلی آنے لگتی ہے۔تاہم قارئین کی یہ توقع ہوتی ہے کہ کالم نگار جو کچھ بھی لکھے وہ معیاری وہ اور بھرتی کا مال نہ ہو۔ایسے کالم نگار جو قائین کا وسیع حلقہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں وہ صرف ایک اخبار تک محدود نہیں ہوتے بلکہ کئی اخباروں کے لئے لکھنے کا کام سرانجام دینے لگتے ہیں۔

**مثال۔**

فکاہیہ نگار کالم نگار آرٹ نگار بک والڈ کا کالم دنیا بھر کے دنیا بھر کے متعدد اخبارات میں چھپتا ہے۔بک والڈ کا کالم شائع کرنے والے ادارے کا نام اٹلانٹا انسٹی ٹیوشن ہے۔جیک اینڈرسن کا کالم بھی دنیا کے متعدد انگریزی اخبارات میں شائع ہوتا ہے پاکستان کے اخبارات میں بھی بہت سے مشہور اور مستند کالم نگار موجود ہے جو پاکستان کے حالات اور دنیا کی ترقی اور تنزلی پر اپنے اپنے کالم تحریر کرتے ہیں حالیہ دنوں میں جاوید چوہدری، حسن نثار کا چوراہ۔منیر نیازی، ہارون الرشید، زاہدہ حنا، حامد میر اور اس طرح کے متعدد کالم نگار اچھی کالم نگاری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور ان کے کام میں دن بدن نکھار آتا جا رہا ہے۔

**سوال نمبر 21۔ خبر کے ڈھانچہ، ادب صحافت اور قوانین صحافت پر مفصل اور جامع نوٹ لکھیں۔(20)**

**جواب۔**

**خبر کا ڈھانچہ**

خبر کی تحریر دوسری تمام قسم کی تحریروں سے بالکل مختلف ہے۔یعنی دوسرے لفظوں میں خبر کی تحریر آسان ،مختصر اور سادہ ہوتی ہے۔اسی طرح خبر کی تحریری شکل وصورت یعنی ڈھانچہ بھی دوسری تحریریوں سے مختلف ہے۔اس سلسلے میں ایک ماہر صحافت فرماتے ہیں، الفاظ سے محبت اور ان کا انداز بیان کافی نہیں ہے۔ضرورت اس کی ہے کہ اپ اس طرز اور ڈیزائن میں بھی خوشی محسوس کریں۔

03345504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ، ایم ایس سی ، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ، ایف اے ، آئی کام ، بی اے ، بی کام ، بی ایڈ ، بی ایس ، ایم اے ، ایم ایڈ ، ایم ایس سی ، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

**خبر کا ترتیب وار انداز تحریر۔**

خبر کا طرز تحریر تقریباً 130 سالہ پرانہ اور دنیا کے مختلف اخباروں میں یہی طرز مختلف منازل طے کر رہا ہے۔ 1840ء تا 1580ء تک صحافی خبر کی تحریر کو کسی خاص انداز میں نہیں بلکہ ترتیب وار لکھتے تھے جس طرح تاریخ کا انداز یا کہانی سنانے کا انداز ہوتا ہے لیکن آج کے دور میں ترتیب وار انداز خبر کی تحریر کے لئے ناموزوں ضروری حقائق کا خلاصہ ابتدائیہ میں نہیں پیش کیا جا سکتا ہے اور خبر کی شرائط یعنی چھ ک کا فارمولا بھی نہیں استعمال کیا جاتے اہے۔ اس کے علاوہ اس انداز تحریر میں خبر کا ضروری حصہ سب سے آخر میں دیا جاتا ہے۔ خبر کی ترتیب اور اانداز تحریک کا خاکہ آسانی سے بیان کیا جا سکتا ہے۔

**بنیادی نکات۔**

صحات خبر کی ترتیب وار انداز تحریر کو قبول نہیں کرتی کیونکہ اس میں مندرجہ ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں۔

ا۔ خبر کا آغاز غیر واضح ہے یعنی قارئین کو نہیں بتایا جاتا کہ خبر کی نوعیت کیا ہے ی ۹ ہ کس کے بارے میں ہے اور قارئین کے لیے اس میں کتنی دلچسپی پائی جاتی ہے جب تک قارئین پوری خبر نہیں پڑھیں گے ان کو خطر کی نوعیت کبھی بھی معلوم نہیں ہو پائے گی۔

۲۔ قارئین کو چھ ک کے فارمولے کے بارے میں نہیں بتایا جات اور اگر بتایا بھی جاتا ہے تو اس طرح کہ قارئین اسے آسانی سے سمجھ نہیں پاتے۔

۳۔ واقعہ کے ضروری حقائق بھی ابتدائیہ میں نہیں بتائے جاتے۔

۴۔ اس انداز تحریر می چونکہ واقعہ کے ضروی حقائق سب سے آخر میں پیش کیے جاتے ہیں اس لئے آج کے دور میں اخبار کی صحافت میں جگہ کی تنگی ایک اہم مسئلہ ہے کیونکہ زیادہ خبریں چھاپنی ہوتی ہیں لہذٰا اگر کوئی خبر اپنی مقررہ حد سے زیادہ لمبی ہوتو ایڈیٹر خبر کے آخری حصے کو کاٹ دیتا ہے۔ تاکہ دوسری خبروں کو بھی مناسب جگہ مل سکے اگر ترتیب وار اانداز تحریر میں ایڈیٹر خبر کے آخری حصے کو کاٹ ڈالے تو وہ خبر، خبر نہیں رہتی۔

۵۔ یہ انداز تحریر چونکہ طویل ہوتا ہے لیے قارئین کی توجہ خبر کو پڑھنے کی طرف مبذول نہیں کر سکتا۔

**صحافیوں کا ضابطہ اخلاق:**

1951ء میں صحافی کارکنوں (پاکستان فیڈرل آف جرنلسٹس (PFUJ) کیا گیا) اس اجلاس میں صحافیوں کے ضابطہ اخلاق کے بارے میں اعلان کیا گیا تھا اس اعلان کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں۔

ا۔ کوئی بھی اخبار کسی خبر کی اشاعت کے لئے یا خبر کو دبانے کے لئے رشوت قبول کرتا ہے تو یہ اقدام شدید ترین پیشہ ورانہ جرائم میں شامل ہوگا۔

۲۔ کسی بھی کارکن کو ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیئے جس کی، اس کے یونیون، اور اخبارات اور پیشے کی شہرت کو نقصان پہنچے گا۔

۳۔ ہر اخبار نویس اپنے ماتحتوں سے ایسا ہی سلوک کرے جیسا وہ اپنے عہدے پر فائز ہے اور دوسروں سے اپنے لئے توقع رکھتا ہے۔

۴۔ دیانتداری اخبارات کے حقائق کی فراہمی اور اشاعت کی آزادی اور منصفانہ تبصرہ اور تنقید ایسے اصول ہیں جن کی حفاظت ہر اخبار نویس کا فرض ہے۔

۵۔ جو کارکن اپنی ملازمت ختم کرنا چاہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ معاندے کے مطابق ادارے کو باقاعدہ نوٹس دے۔ ہاں اگر آجر اجازت دے تو اس طریقہ کار میں ترمیم کی جاسکتی ہے۔

۶۔ کو بھی کارکن غیر مناسب اور غیر قانونی ہتھکنڈے سے ترقی حاصل کرنے یا کسی اور صحافی کا مقام حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے یونین کی کسی فری لانس رکن اگر کوئی با قاعدہ یا جز وتی کام ملا ہو تو کوئی دوسرا رکن بالواسطہ یا بلاواسطہ اس کام کو اپنے لئے یا کسی اور کے فائدے کے لئے حاصل نہ کرے۔

۷۔ کسی بھی اخبار نویس کی محنت سے غیر قانونی فائدہ یا ناجائز منافع کمانا غیر پیشہ ورانہ کردار ہے جس کی سخت ممانعت کی جاتی ہے۔

۸۔ اگر مرکزی مجلس عامہ یا کوئی ماتحت مجلس کوئی ایسا منصوبہ تیار کرے جس کا مقصد یہ ہو کہ مختلف دفاتر میں باقاعدہ کام کرنے والے افراد کے پاس جو فالتو کام موجود ہوا سے جمع کر کے کسی فری لارنس رکن کے لئے ذریعہ روزگار مہیا کیا جائے تو ارکان وہ فالتو کام چھوڑنے کے پابند ہوں گے۔

**قانون ضابطہ اخلاق:**

ا ۔ ہر کارکن کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ جس اخبار کا وہ ملازم ہوا سی کا کام سب سے پہلے کرے۔ ہر رکن آزادی کے لئے فالتو وقت میں اپنے تخلیقی کام کرے لیکن اسے اپنے آرام کے وقت یا چھٹیوں میں کوئی ایسا فالتو کام نہیں کرنا چاہیے جس سے کسی فارغ رکن کے لئے ملازمت کا موقع ضائع ہوتا ہو۔ یونین جب اپنے کام کیلئے آرام کے دن مہیا کرتی ہے تو اس بنیاد پر امر ہوتی ہے کہ شدید مشقت کے بعد مزدور کو اپنی قوت کارکردگی بڑھانے کے لئے آرام کی ضرورت ہوتی ہے لہذٰ اس بات کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھ کر آرام کیا جائے۔

۲۔ دوسرے ارکان کی مدد کا جذبہ ہمیشہ ہر کارکن کے دل میں رہنا چاہیئے لیکن جب کوئی فارغ رکن مدد کا طلبگار رہو تو اس صورت میں اس کی مدد تمام ارکان کا فرض بن جاتا ہے۔

۳۔ اخبار نویس اپنے اخبار یا ایجنسی کو جو مواد فراہم کرتا ہے اس کی صحت کے لئے اسے اپنی ذاتی ذمہ داری کا پورا پورا احساس ہونا چاہیئے اسے چاہیے کہ یونین کے راز یا پیشہ ورانہ احکامات کی رازداری کا خیال رکھیں اس کا یہ بھی فرض ہے کہ معلومات یا دستاویزات کے بارے میں اس پر بھی پورا اعتماد کیا جائے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03455045 ...

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۴۔ خبروں یا تصاویر کے حصول میں رپورٹر اور اخباری فوٹو گرافر کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے معصوم خوف ذدہ یا غمزدہ لوگ پریشان نہ ہوا ور نہ ہی ان کی توہین اور تذلیل ہو۔

۵۔ ہر اخبار نویس ان خطرات کو اپنے ذہن میں رکھے جو ہتک عزت، توہین عدالت یا کاپی رائٹ کے قوانین سے تعلق رکھتے ہوں۔عدالتی کاروائیوں کی تحریر اور اشاعت میں یہضروری ہے کہ تمام فریقوں سے ایک جیسا برتاؤ کیا جائے۔

٦۔اخبار کے نمائندوں اور کارکنوں کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی ہر ممکن کوشش کے ساتھ ادارے یا وہ اخبار جس میں وہ کام کر رہے ہوں کے ساتھ تعاون کرے اور ایسی صورت یا مشکل گھڑی مثلاً اخبار کے ساتھ حکومتی سطح پر کوئی ذیادتی یا اس پر کوئی پابندی لگ جائے یا پھر ادارہ یا اخبار معاشی لحاظ سے مشکلات کا شکار ہو تو اس کا پورا پورا ساتھ دینے کی کوشش کریں۔

۷۔صحافت اس قدر جاندار اور مثبت ہو کہ کوئی بھی اخبار کا نمائندہ یا کارکن اپنا کام سمجھ کر اخبار کی خدمت اور اپنے فرائض منصبی سرانجام دے۔اس کے ساتھ ساتھ دوسری طرف اخباری نمائندوں کو بھی چاہیے کہ اپنے آپ کو مثالی نمونہ بنا کر لوگوں میں جائے اور اس بات کا بھی دھیان رہے کہ ان کی ہر حرکت چاہے وہ مثبت ہو یا منفی اخبار اور صحافت کی بدنامی اور نیک نامی کا باعث بن سکتی ہے۔

۸۔ صحافت میں موجودان تمام لوگوں کے لیے یہ بات بھی لمحہ فکریہ ہے کہ ان کا انداز اور لب ولہجہ ملک اور صحافت کی ترجمانی کرتی ہے۔عوام میں جانے سے پہلے اس بات کا بھی تہیہ کرلیا جائے کہ جو بھی قدم اُٹھایا جائے وہ خالصتاً اخبار اور ملکی مفاد کے پیش نظر ہو اور ذاتی عناد اور مفاد کو بالائے طاق رکھ کر مثبت انداز میں اخبار یا اپنے ادارے کی خدمت کی جائے اور اس بات کو ممکن بنایا جائے کے صحافت میں آنیوالی مشکلات کا مقابلہ کی جائے۔

**سوال نمبر22۔** **رپورٹنگ کی مختلف اقسام بیان کریں۔**

**جواب۔**

**رپورٹر کی اقسام**

بڑے اخبارات میں ریڈیو، ٹیلی ویژن اور خبر رساں اداروں میں کام کرنے والے رپورٹروں کے سپرد الگ الگ شعبوں کی خبریں جمع کرانے کا کام دیا جاتا ہے عام طور پر خبر نگاری کی صنف میں بلحاظ شعبہ رپورٹرز کی بھی کئی اقسام ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

**پریس رپورٹر:** ایسا رپورٹر جو عام طور پر اخبارات کے لیے خبریں اور دوسرے واقعات رپورٹ کرے۔اس قسم کے رپورٹر عموماً روزنامہ اخبار کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اور ان کا کام عمومی نوعیت کا ہوتا ہے۔

**ریڈیو رپورٹر:**

مختلف براڈ کاسٹنگ ایجنسیاں اور ریڈیو سٹیشن خبروں اور تازہ ترین واقعات کی رپورٹنگ کے لیے مختلف مما لک میں یا ایک ہی ملک کے مختلف شہروں میں اپنے نمائندگان مقرر کر دیتے ہیں جو ان کے لیے خبریں اور دیگر ضروری اطلاعات جمع کرتے رہتے ہیں اور متعلقہ اداروں کو ارسال کرتے ہیں۔

**ٹی وی رپورٹر:**

یہ رپورٹر ٹیلی ویژن کے لیے خبروں اور حالات حاضرہ پر مبنی مواد تیار کر کے ٹیلی ویژن سٹیشن بھجواتے ہیں۔ان کی تیار کردہ رپورٹیں اور تصویری دونوں طرح کی ہوسکتی ہیں اور یہ عموماً متحرک فلموں اور خبر ناموں کی صورت میں ہوتی ہیں۔

**نیوز ایجنسیوں کے رپورٹر:**

دور حاضر میں دنیا بھر کی خبریں اور حالات حاضرہ پر رپورٹیں فراہم کرنے کا کام انتہائی منظّم اور بڑے بڑے خبر رساں اداروں کے مرہون منت ہے۔یہ ادارے اطلاعات اور خبروں کو جمع کرنے کے لیے دنیا بھر میں اپنے نمائندے مقرر کر دیتے ہیں۔جو پل پل کی خبریں اپنی نیوز ایجنسیوں کے مرکز میں ارسال کرتے رہتے ہیں جہاں انکا ادارتی عملہ ان کی نوک پلک سنوار کر ٹیلی پرنٹروں کے ذریعے دنیا کے مختلف مما لک کے اخبارات اور ریڈیو اور ٹیلی ویژ سٹیشنوں اور مقامی ایجنسیوں کو فراہم کر دیتے ہیں۔

**چیف رپورٹر:**

چیف رپورٹر ایسے رپورٹر ہوتے ہیں جو اخبار، ریڈیو، ٹی وی یا خبر رساں ادارے کے مرکزی دفتر میں متعین ہوتے ہیں اور ان کا کام مختلف شعبوں میں کام کرنے والے رپورٹروں کی نگرانی اور ان میں کام کی تقسیم اور ان کی بھجوائی ہوئی خبروں کا جائزہ اور قابل اشاعت مواد کا حصول اس کی اصلاح وادارت کرنا اور اسے اشاعت کے لیے نیوز ایڈیٹروں یا دوسرے متعلقہ شعبوں کو سپرد کرنا ہے۔ہمارے ہاں ہر ادارے میں ایک چیف رپورٹر ہوتا ہے جو باقی سب رپورٹروں کا نگران بھی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی ،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

ہوتا ہے ترقی یافتہ ممالک میں جہاں اخبارات کی اشاعت اوع دائرہ کار بہت زیادہ وسیع ہوتا ہے اس قسم کے رپورٹر مختلف شعبوں کے نگران کے طور پر مقرر ہوتے ہیں اور وہ
اپنے اپنے شعبے میں متعین رپورٹرز کی ارسال کردہ خبروں اور دیگر معلومات کی اشاعت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

**عمومی رپورٹرز:**

یہ ایسے رپورٹر ہوتے ہیں جنہیں ہر شعبہ زندگی کی خبروں کی رپورٹنگ کرنے کہ مہارت ہوتی ہے اور بوقت ضرورت ان سے ہر قسم کی رپورٹنگ کرائی جاسکتی ہے۔ عام طور پر چھوٹے اخبارات اور ادارے اس قسم کی رپورٹرز پر زیادہ انحصار کرتے ہیں لیکن بڑے اخبار اور ادارے خصوصی مہارت رکھنے والے ایسے رپوٹر متعین کرتے ہیں جو اپنے شعبے کا کام بخوبی طور پر سر انجام دے سکیں۔

**خصوصی رپورٹر:** ایسے رپورٹر کو نمائندگان خصوصی بھی کہا جاتا ہے ان کے ذمے خبروں کی رپورٹنگ کے سلسلے میں خصوصی فرائض تفویض کیے جاتے ہیں اور ان کا دائرہ کار اسی خاص کام تک محدود رہتا ہے۔

**علاقائی رپورٹر:**

بعض اخبارات یا ادارے اپنے رپورٹروں میں خبروں کی نوعیت کے اعتبار سے کام تقسیم کرنے کے بجائے ان میں مختلف علاقے تقسیم کر دیتے ہیں۔ ہر رپورٹر کو ملا ہوا ایسا علاقہ (BEAT) کہلاتا ہے اور اس علاقے کی ہر طرح کی خبریں اور اطلاعات جمع کرنا اس علاقے میں متعین رپورٹر کا فرض ہوتا ہے۔ تقسیم کار کی نوعیت کی بنا پر اس قسم کے نمائندے علاقائی رپورٹر کہلاتے ہیں؟

**سیاسی رپورٹر:**

یہ ایسے رپورٹر ہوتے ہیں جن کے ذمے مختلف قسم کی سیاسی سرگرمیوں اور واقعات کی خبریں اور اطلاعات فراہم کرنا ہوتا ہے۔ سیاسی رپورٹنگ بہت مشکل ہوتی ہے اور خاصی مہارت چاہتی ہے اس لیے اس کام پر ایسے صحافی مقرر کیے جاتے ہیں جو نہ صرف تعلیم و تربیت یافتہ ہوں بلکہ تجربہ کار، جہاں دیدہ اور گرم و سرد زمانہ چشیدہ ہوں، چوکس ہوں، سیاست کے نشیب و فراز سے آگاہ ہوں، سیاسی رہنماؤں اور سیاست کاروں کے داؤ پیچ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ ہر قسم کے افراد سے راہ و رسم اور تعلقات قائم رکھنے پر قادر ہوں اور خبر نگاری کے فن اور اخباری زبان کے استعمال پر عبور رکھتے ہوں۔

**دیگر اہم رپورٹرز:** صحافت کے ان نمایاں رپورٹرز کے علاوہ دیگر چیدہ چیدہ رپورٹرز میں پارلیمانی رپورٹرز، لابی رپورٹرز، سفارتی رپورٹرز، غیر ملکی رپورٹرز، سوشل رپورٹرز، سپورٹس رپورٹرز، کرائم رپورٹرز، عدالتی رپورٹرز، تعلیمی رپورٹر، ادبی رپورٹر، سائنسی رپورٹر، کامرس بزنس رپورٹر، صنعتی رپورٹر، جنگی رپورٹر، فلمی رپورٹر، سکاری رپورٹر، فلمی رپورٹر، سکاری رپورٹر، موسمی رپورٹر، تفتیشی رپورٹر، زرعی رپورٹر، مساحتی رپورٹر، اور خاتون رپورٹر نمایاں ہیں جو اپنے اپنے نام اور اقسام کے لحاظ سے اپنے
کام سر انجام دیتے ہیں۔

**سوال نمبر 23۔ ابتدائیہ کی مختلف اقسام کی وضاحت مثالوں کی مدد سے کریں نیز خبری لوازمات و اقدار پر سیر حاصل بحث کریں۔** (20)

**ابتدائیہ کا مفہوم:** انگریزی میں ابتدائیہ کے لیے دو اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں (Lead) اور (Intro)۔ دونوں اصطلاحیں صحافت کے میدان میں عام مروجہ مفہوم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ابتدائیہ خبر کا سب سے پہلا حصہ ہوتا ہے جس میں واقعے کے ضروری حقائق کو چند الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ قارئین کی توجہ خبر کی جانب مبذول کروائی جائے۔ ابتدائیہ کسی بھی رپورٹر کا شوکیس ہوتا ہے جس میں وہ اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ابتدائیہ کی لمبائی کے بارے میں تو کوئی خاص مروجہ اصول نہیں ہے لیکن عام طور پر اچھے ابتدائیے وہ کہلاتے ہیں جو کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ حقائق پیش کردیں۔ آج کل کے رجحان کے مطابق خبر کا ابتدائیہ 20 یا 30 الفاظ سے زیادہ طویل نہیں ہوتا اور ہمیں یہ حقیقت بھی مدنظر رکھنی چاہیے کہ صحافت میں اختصار روح کی حیثیت رکھتا ہے۔

**ابتدائیہ کی اقسام:** ہر خبر کی نوعیت دوسری خبر سے مختلف ہوتی ہے لہٰذا ہر خبر کا ابتدائیہ اس کی نوعیت کے مطابق ہوتا ہے۔ ابتدائیہ کی چند اہم اقسام درج ذیل ہیں:

**(1) خلاصہ ابتدائیہ:** جب خبر کسی ایک موضوع سے متعلق ہو، یعنی خبر میں صرف ایک ہی قسم کی بات بیان کرنا مقصود ہو تو اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ خلاصہ ابتدائیہ کی قسم استعمال کی جائے۔ جس میں واقعے کا خلاصہ چند الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً اسلام آباد (کامرس رپورٹر) قومی اسمبلی نے رواں مالی سال کے لئے بجٹ کی منظوری دے دی ہے۔

**(2) بیانیہ ابتدائیہ:** اس قسم کے ابتدائیہ میں حقائق کو اس انداز سے پیش کیا جاتا ہے جیسے ایک آدمی کسی دوسرے کو کہانی سناتا ہے۔ یہ ابتدائیہ

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں
0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

خاص طور پر حادثاتی خبر کے لئے موزوں ہوتا ہے۔کیونکہ اس قسم کے ابتدائیہ کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ قاری کو اس نقطہ پر لا کر کھڑا کرتا ہے جیسے کہ وہ بھی واقعہ میں شامل ہے۔بیانیہ ابتدائیہ ایک بہترین فلم کی مانند ہوتا ہے۔

**(3) کہاوتی ابتدائیہ:** اس قسم کے ابتدائیہ میں کسی اہم شخصیت کے بولے ہوئے الفاظ براہ راست ابتدائیہ میں پیش کیے جاتے ہیں۔یہ الفاظ ان شخصیات کے ہونے چاہئیں جو واقعی واقعہ میں کارفرما ہوں اور معاشرے میں ایک اہم مقام بھی رکھتی ہوں۔

**(4) سوالیہ ابتدائیہ:** یہ ابتدائیہ کی وہ قسم ہے جس میں قارئین سے کسی خبر کے بارے میں سوال پوچھا جاتا ہے۔سوال کی نوعیت یقیناً ایسی ہونی چاہیے کہ یہ قارئین کے لئے دلچسپی اور تجسس کا ذریعہ بنے، مثلاً آج کل امتحان میں زیادہ لڑکے فیل ہوتے ہیں کیوں؟

**(5) براہ راست ابتدائیہ:** اس قسم کے ابتدائیہ میں رپورٹر براہ راست قارئین سے بات کرتا ہے اور (تم) کا لفظ استعمال کرتا ہے۔اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قارئین بھی واقعے کا ایک ضروری حصہ بن جاتے ہیں۔مثلاً اسلام آباد، تم مسلمان ہو اور مسلمانوں کی آزادی کے لئے جہاد کرو۔

**(6) امتزاج ابتدائیہ:** امتزاج ابتدائیہ وہ قسم ہے جس میں ہر قسم کے ابتدائیے کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

**ابتدائیہ کے اجزاء:** خبر کے ابتدائیہ کو پیش کرنے کے لیے ہمارے پاس چھ (ک) کا ایک بہترین فارمولا ہے۔ان چھ (ک) سے مراد ہے کون، کیا، کب، کہاں، کیسے اور کیوں۔حقیقت میں یہ چھ (ک) کا فارمولا ایک قسم کے سوالات ہیں جو رپورٹر سے قارئین کی طرف سے پوچھے جاتے ہیں جن کا جواب رپورٹر خبر کے ابتدائیہ میں دیتا ہے۔اس فارمولے کی تفصیل درج ذیل ہے:

**(1) کون:** اہم شخصیات کے نام خبری اقدار کو بڑھاتے ہیں۔لوگ زیادہ تر ان شخصیات کے ناموں میں دلچسپی لیتے ہیں جن کے بارے میں انہیں معلومات ہوں۔لہٰذا خبر کے ابتدائیہ میں یہ لکھنا بہت ضروری ہوتا ہے کہ کون سی شخصیت واقعے میں ملوث ہے۔

**(2) کیا:** بعض اوقات ''کون'' اور ''کیا'' ایک دوسرے میں مل جاتے ہیں کیونکہ ''کیا''، ''کون'' کے عمل کے نتیجے ہی سے ہے۔اس قسم کے حالات میں رپورٹر کو یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ ان دو ''ک'' میں سے قارئین کے لئے کون سا زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔بہر حال ''کیا'' سے مراد ہے کہ کیا چیز رونما ہوتی ہے۔اور اس کا ذکر ابتدائیہ میں کرنا ضروری ہے۔

**(3) کب:** کب سے مراد ہے کہ واقعہ کس زمانے میں رونما ہوا ہے۔یا کب رونما ہوگا۔کب قارئین کو خبر میں تازگی کا احساس دلاتا ہے۔ابتدائیہ میں ''کب'' کا ذکر اس لیے ضروری ہوتا ہے کیونکہ قارئین ہمیشہ تازہ خبر میں دلچسپی لیتے ہیں۔مثلاً صدر پاکستان آج چین روانہ ہوں گے۔یہاں پر آج شام کب کی نشاندہی کرتا ہے۔عام طور پر ''کب'' ابتدائیہ میں کسی بھی جگہ پر بھی آ سکتا ہے۔

**(4) کہاں:** خبر کے ابتدائیہ میں کہاں ''قارئین'' کو واقعہ کی جگہ کے بارے میں بتاتا ہے۔''کہاں'' کا ذکر خبر کے ابتدائیہ میں اس لیے زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ہر قاری اس خبر میں زیادہ دلچسپی لیتا ہے جو اس کے قریبی علاقے سے متعلق ہو۔

**(5) کیوں:** پاکستان ہاکی ٹیم ہارتی ہے۔کیوں؟ بعض اوقات ''کیوں'' خبر کا انتہائی دلچسپ زاویہ ہوتا ہے اور یہ ابتدائیہ کے شروع میں دیا جاتا ہے۔جو پہلے سے قارئین کے ذہن میں ہوتا ہے۔ہمارے اخباروں میں ''کیوں'' کے استعمال کا رجحان بہت کم ہے۔بہر حال یہ عنصر خبر کو دلچسپ بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

**(6) کیسے:** ابتدائیہ میں کیسے سے مراد ہے کہ واقعہ کیسے رونما ہوا یہاں واقعہ رونما ہونے کی وجہ بتائی جاتی ہے۔مثلاً ''آج صبح ڈاکٹر نذیر پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور دل کے دورے سے انتقال کر گئے۔''

''یہاں دل کے دورے'' سے ''کیسے'' کا عنصر ظاہر ہوتا ہے۔

## سوال نمبر 24 رپورٹر کی اقسام بیان کریں۔

**جواب۔**

**رپورٹر کے اوصاف۔**

خبر نگاری کے لیے ضروری ہے کہ رپورٹر کو مندرجہ ذیل اوصاف کا حامل ہونا چاہیے۔

۱۔ رپورٹر پڑھا لکھا ہو اور حالات حاضرہ پر اس کی گرفت ہونی چاہیے۔

۲۔ سیاست سمیت اپنے شعبہ خبر نگاری پر اس کی مکمل آگہی اور علم ہونا چاہیے۔

۳۔ ملنسار، محنتی اور ایماندار ہوتا کہ جھوٹ اور من گھڑت کہانوں سے اجتناب کرے۔

۴۔ نڈر اور بے باک صحافت کا حامی ہو اور ہر طرح کے حالات میں ضمیر فروشی نہ کرے۔

۵۔ غیر جانبدار رہو اور وہی حقائق اور منظر قاری اور سامعین کے لیے لے کر سامنے آئے جو حقیقت ہو۔

۶۔ محبّ وطن ہو اور کسی بھی قسم میں ملکی کی سلامتی کو داؤ پر نہ لگائے اور ہر مشکل صورت حال میں ملک کی سلامتی کو مقدم رکھے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

03345504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۷۔ محنتی ہوشیار اور بصیرت کے مطابق بعید نظری کا حامل ہوتا کہ آنے والے سیاسی ،معاشی اور معاشرتی حالات کو بھانپ سکتا ہو۔

۸۔ محبت کرنے والا ہو اور اپنے ساتھ ساتھ دیگر شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کے ساتھ محبت اور عاجزی سے پیش آئے۔

۹۔ پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا حامل ہو اور ہر صورت میں اپنے صحافت کے پیشہ کو مقدس امانت سمجھ کر خبر نگاری کرے۔

۱۰۔ لوگوں کی عزت کو ملحوظ خاطر رکھے اور ایسے کسی بھی مواد کو شائع کرنے یا اس کے شائع کرنے میں حصہ نہ بنے جس سے کسی فرد یا گروہ یا معاشرے کے ساتھ ساتھ ملک کی عزت پہ آنچ آئے یا اس سے کسی کا مذہبی تقدس یا ذاتی عزت مجروح ہو۔

**مختلف شعبہ جات کی رپورٹنگ۔**

دنیا میں مواصلاتی ذرائع کی ترقی ،معاشی پھیلاؤ ،سائنس اور تکنیکی پیش رفت نے صحافت کے روایتی انداز کو بلد کر رکھ دیا ہے آج سے سو برس قبل اخبارات وجرائد معاصرین سے خبروں کی نقل ،ترجمہ ،سنی سنائی باتوں اور قصے کہانیوں پر مبنی خبروں سے قارئین کی تواضع کی کرتے تھے۔تار برقی اور ریڈیو کی ایجاد نے فاصلے کم کیئے اور عالمی ایجنسیوں کے قیام سے دنیا کے ایک کونے میں ہونے والے واقعات کی خبریں دوسرے کونے میں بھی اسی روز پہنچنے لگیں۔ان تمام سائنسی اور فنی ترقی کے باجود خبر نگاری بنیادی طور پر خبر جولیس یا رپورٹر کی ذمہ داری ہی رہی اب خبر کی اقسام ،نوعیت اور اسلوب ضرور بدلا ہے مگر خبر نگاری کی بنیاد آج بھی 5 ڈبلیوز کی تشریح پر ہے۔

**تفتیشی خبر نگاری:** آزاد دنیا میں صحافت کو مملکت کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے۔چنانچہ مملکت کا یہ چوتھا ستون اپنے وجود کا احساس دلانے کے لئے سرگرم عمل رہتا ہے۔مغربی ملکوں میں حکومتوں کے قیام کا دارومدار اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا کی حمایت یا مخالفت پر ہوتا ہے۔چونکہ مغربی دنیا میں زیادہ تر اخبارات ور سائل اور الیکٹرانک میڈیا سرکاری کنٹرول سے آزاد ہے اس لیے صحافی آزادانہ طور پر وزراء اور سرکاری حکام کی سرگرمیوں کو خبروں اور تبصروں کا موضوع بناتے رہتے ہیں۔کچھ خبر نگار ایسے بھی ہیں جنہیں عام خبروں کی فراہمی سے تسکین نہیں ہوتی۔وہ بلند و بالا عمارتوں کے آہنی پردوں میں چھپی خبروں کو نکال کر لاتے ہیں ایسی پوشیدہ اور خفیہ خبروں کا جاسوسوں کی طرح کھوج لگانے والوں کو انوسٹی گیٹیو رپورٹر یا تفتیشی خبر نگار کہا جاتا ہے۔ان میں سب سے زیادہ شہرت واشنگٹن پوسٹ کے رپورٹر کارل برنسٹن نے حاصل کی جس کی تفتیشی رپورٹ کی بناء پر امریکی صدر نکسن کو صدارت سے الگ ہونا پڑا۔کارل نے واٹر گیٹ سکینڈل کا انکشاف کیا تھا۔برطانوی اخبار ''نیوز آف دی ورلڈ'' نے مسز تھیچر حکومت میں صنعت وتجارت کے وزیر سیسل پارکنسن کا ان کی پرائیویٹ سیکرٹری مس سارہ سے معاشقہ بے نقاب کیا اور پارکنسن کو استعفیٰ دینا پڑا۔حالانکہ وہ مسز تھیچر کے منظور نظر تھے اور ان کے بارے میں سمجھا جارہا تھا کہ مسز تھیچر کے بعد اگلے برطانوی وزیر اعظم وہی ہوں گے۔برطانیہ میں کرسٹن کیلر سکینڈل بھی اخبارات کے ذریعے ہی منظر عام پر آیا تھا۔جس کی وجہ سے ایک برطانوی وزیر خارجہ کو مستعفی ہونا پڑا تھا۔فرانس کے اخبار ''لی مونڈ'' کے دو رپورٹروں نے ایٹمی ہتھیاروں کے مخالف گروپ کے جہاز ''گرین پیس'' کو ڈبونے کی خبر کا سراغ لگایا اور فرانس کی انٹیلی جنس کو اس کا ذمہ دار قرار دیا۔یہ خبر سچ ثابت ہوئی اور فرانس کے وزیر دفاع کو مستعفی ہونا پڑا۔ایران اور امریکہ میں ہتھیاروں کی خفیہ خرید وفروخت کی خبر بھی لبنان کے ایک اخبار نے دی جس پر امریکہ اور ایران دونوں میں تہلکہ مچ گیا۔عربی زبان کا ایک جریدہ ''التقریر'' صرف تفتیشی خبریں چھاپتا ہے اور اس کے خریداروں میں سربراہان مملکت بھی شامل ہیں۔ہندوستان ٹائمز نے بھارتی افسروں کے جاسوسی سکینڈل کو بے نقاب کیا تھا۔مغربی ملکوں کے تمام بڑے اخبارات ورسائل انوسٹی گیٹیو رپورٹنگ پر بے تحاشہ خرچ کرتے ہیں اور ان کے خبر نگاروں میں خبروں کا کھوج لگانے کے لئے ایک دوڑ جاری ہے۔ان مثالوں سے تفتیشی خبر نگاری کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

**تجزیاتی خبر نگاری:** ذرائع ابلاغ کا ایک مقصد عوام کی رہنمائی بھی کرنا ہے۔صحافیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ عوام کو ان مسائل ،مشکلات اور اسباب سے آگاہ کریں جو ملکی معیشت ،سیاست ،تمدن اور سلامتی پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔تجزیاتی خبر نگاری کو تشریحی خبر نگاری بھی کہا جاتا ہے۔

**تجزیاتی خبر نگاری کی ضرورت:** تجزیاتی خبر نگاری عام طور پر ایسے مسائل سے متعلق ہوتی ہے جو عوامی دلچسپی اور اہمیت کے حامل ہوں۔اس قسم کے مسائل پر مبنی خبر کو اس انداز سے پیش کیا جانا چاہیے کہ لوگوں کو ان مسائل کے تمام پہلوؤں سے آگاہی حاصل ہو اور ان کے فوائد ونقصانات بھی اندازہ لگا سکیں۔

**تجزیاتی خبر نگاری کی اقسام:** ان خبروں میں عام طور پر کسی اہم مسئلے سے متعلق تجزیہ پیش کیا جاتا ہے اس میں خبر نگار ،خبر کے موضوع سے متعلقہ ماہرین کی رائے حاصل کرتا ہے۔تجزیاتی یا تشریحی خبر کی ایک مثال یہ ہے: ''پنجاب کابینہ میں بڑے پیمانے پر ردوبدل کا امکان''۔تجزیاتی خبر نگار کو متعلقہ موضوع کا غیر جانبداری سے تجزیہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

**تجزیاتی خبر کی تشکیل:** تجزیاتی یا تشریحی خبر کی بنیاد کسی بھی اہم مسئلے پر سامنے آنے والی معمولی اطلاع بھی ہوسکتی ہے مثلاً اخبار میں ایک خبر چھپتی ہے کہ ''بجلی کے نرخوں میں معمولی ردوبدل کیا جائے گا''۔بظاہر یہ معمولی خبر ہے مگر اس کے اثرات دوررس ہوسکتے ہیں اور ماہرین کی آراء ،مختلف اعداد وشمار اور تجزیہ نگار کی ذاتی رائے کی شمولیت سے یہ خبر تشریحی خبر کا روپ دھار سکتی ہے۔

**تجزیاتی خبر زبان:** اگرچہ ہر قسم کی خبروں کی زبان سادہ اور عام فہم ہونی چاہیے مگر تجزیاتی خبر کی زبان زیادہ واضح ہونی چاہیے تاکہ خبر کی بار بار تشریح نہ کرنی پڑے۔خبر میں ماہرین کی آراء کو من وعن بیان نہ کیا جائے بلکہ آسان اور سادہ زبان استعمال کرکے ان کے بیان کو قارئین تک پہنچایا جائے لیکن اس طرح کے ان کی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

آراء کے معانی تبدیل نہ ہوں۔اس طرح عام قارئین بھی اس بات کو آسانی سے سمجھ سکیں گے۔

**سوال نمبر 25۔ خبر نگاری میں جدید رجحانات کا تفصیلی جائزہ لیں۔**

**جواب۔**

**خبر نگاری میں جدید رجحانات۔**

دنیا میں مواصلاتی ذرائع کی ترقی، معاشی پھیلاؤ، سائنس اور تکنیکی پیش رفت نے صحافت کے روایتی انداز کو بلدکر رکھ دیا ہے آج سے سو برس قبل اخبارات و جرائد معاصرین سے خبروں کی نقل، ترجمہ، سنی سنائی باتوں اور قصے کہانیوں پر مبنی خبروں سے قارئین کی تواضع کی کرتے تھے۔تار برقی اور ریڈیو کی ایجاد نے فاصلے کم کئے اور عالمی ایجنسیوں کے قیام سے دنیا کے ایک کونے میں ہونے والے واقعات کی خبریں دوسرے کونے میں بھی اسی روز پہنچنے لگیں۔ان تمام سائنسی اور فنی ترقی کے باجود خبر نگاری بنیادی طور پر خبر جو لیس یا رپورٹر کی ذمہ داری ہی رہی اب خبر کی اقسام، نوعیت اور اسلوب ضرور بدلا ہے۔خبر نگاری کی اہمیت اور افادیت کا اندازہ وقت کے ساتھ ساتھ سب کو ہوتا گیا اور اس نے جدید صورتوں کو جنم دینا شروع کر دیا۔خبر نگاری کی جدید ترقی یافتہ الیکٹرانک ترجیحات اور صورتوں کا احوال کچھ یوں ہے۔

**الیکٹرانک آلات۔**

اب وہ زمانہ نہیں رہا، جب خبر نگار کسی سیاستدان، وزیر یا حکمران کا بیان رپورٹ کرنے کے لیے اس کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ سنتا تھا اور پھر بھی اسے خدشہ رہتا تھا کہ کہیں کوئی اہم بات رپورٹ میں رہ نہ جائے۔یہ مشکل ٹیپ یا ریکارڈر کی بدولت حل ہوگئی اب ہر رپورٹر جیبی سائز کا ٹیپ ریکارڈر اپنے پاس رکھتا ہے۔بعض رپورٹر موقع پر نوٹس لیتے جاتے ہیں جن کا بعد میں ریکارڈ شدہ بیان سے موازنہ کیا جاتا ہے۔جب کہ بعض خبر نگار صرف ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے خبر بنانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

**ٹیلی کانفرنسنگ۔**

انٹرویو آج بھی خبروں کے حصول کا اہم ذریعہ ہے مگر دور دراز مقامات پر موجود شخصیات کی خبر دینے کی غرض سے ان کے انٹرویو کرنے کے لئے اب خبر نگار کو بنفس نفیس اس شہر یا ملک میں جانے کی ضرورت نہیں بلکہ ٹیلی کانفرنسنگ کے ذریعے اس شخصیت سے اپنے دفتر میں بیٹھ کر بھی انٹرویو کیا جا سکتا ہے چونکہ ایسے انٹرویو کی ویڈیو ٹیپ رپورٹر کے پاس ہوگی لہذا خبر بنانے میں بھی سہولت رہے گی اور انٹرویو دینے والی شخصیت اپنے کسی بیان یا وعدے کی تردید بھی نہیں کر سکتی۔

**وائرلیس اور موبائل فون۔**

ذرائع ابلاغ کے بڑے بڑے ادارے اب ٹیلی فون پر بھی انحصار نہیں کرتے بلکہ ان کے خبر نگار وائرلیس کے ذریعے خبریں بھیجتے ہیں جنہیں دفتر میں موجود سٹینو گرافر لکھ کر نیوز روم بھجوا دیتے ہیں اس مقصد کے حصول کے لیے خبر نگاروں کو وائرلیس سیٹ اور موبائل فون ان کے اداروں کی طرف سے فراہم کئے گئے ہیں۔ اس سہولت ایڈیٹر حضرات خبر نگار کو موقع پر ہدایت بھی دے سکتے ہیں کہ خبر نگار کس زاویے سے خبر نگاری کرے یا کن کن باتوں کو ترجیح دے۔

**فیکس۔**

فیکس ذرائع ابلاغ کیلئے دور حاضر کی اہم ترین ایجاد ہے اس نے ذرائع ابلاغ کا کام بہت آسان کر دیا ہے۔دور دراز شہروں میں متعین نامہ نگار اپنے اخبار کو روزانہ کی خبریں فیکس کر دیتے ہیں اور یوں چند لمحوں میں ایک خبر کراچی سے اسلام آباد پہنچ جاتی ہے۔

**ہوائی جہاز کا استعمال۔**

ترقی یافتہ ملکوں میں خبری اداروں کے اپنے طیارے موجود ہیں، چنانچہ کسی بلند عمارت میں آتش زدگی یا ڈاکے کی واردات، سمندری حادثے، ٹریفک جام یا موٹر ریس کی خبری طیارے سے وائرلیس کے ذریعے براہ راست اخبار یا ریڈیو ٹیلی ویژن کے دفتر میں فراہم کر دی جاتی ہے۔بعض طیاروں میں چھوٹے ٹرانمیٹر بھی نصب ہوتے ہیں جو ٹیلی ویژن سٹیشنوں کو موقع سے تصاویر بھی فراہم کرتے ہیں جنہیں براہ راست ٹیلی کاسٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔

**کمپیوٹر ٹیکنالوجی۔**

خبر نگاروں کی بھیجی ہوئی تفاصیل کمپیوٹر کی یاداشت میں داخل کر دی جاتی ہے چنانچہ ان کی مدد سے خبر نگار اپنے ادارے کی پالیسی یا ضرورت کے مطابق خبر تیار کرتا ہے اس کے لئے اسے از سر نو نوٹس دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔کمپیوٹر میں اس واقعے سے متعلق تمام جزئیات کی تفصیل موجود ہوتی ہے۔اور خبر نگار یا ایڈیٹر اپنی ضرورت کے مطابق انہیں خبر میں شامل کر سکتا ہے۔انٹرنیٹ اور ای میل نے تو صحافی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے جس سے معیار میں بھی انقلابی تبدیلی آئی ہے۔

**سوال نمبر 26۔ مکتوب نگاری سے کیا مراد ہے؟اس کی ابتداء اور اہمیت بیان کریں۔**

**جواب۔**

03345504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی ایڈمیشن سے لیکر ڈگری کے حصول تک تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک،ایف اے،آئی کام ،بی اے،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی،ایف اے اساٸمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

**مکتوب نگاری۔**

مکتوب نگاری دراصل خط وکتابت کے ذریعے رپورٹنگ یا صحافت کو پروان چڑھانے کا نام ہے۔مکتوب نگاری کا مطلب اپنے کسی عزیز کو خط لکھنا نہیں بلکہ خبروں کا پس منظر بیان کرنا ہے۔ ہر اخبار کے نامہ نگار اور خبر نگار اپنے اپنے علاقے اور شہر کے روزمرہ کی خبریں اپنے اخبارات کے کو ارسال کرتے ہیں۔ایسی خبر سب ہی اخبارات میں چھپتی ہیں اور ان کی نوعیت عمومی ہوتی ہے۔اخبارات کے قارئین اور ریڈیو، ٹیلی ویژن کے سامعین کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ خبروں کا پس منظر جانیں۔ یہ پس منظر عام خبر میں بیان نہیں کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہی خبر پس منظر مکتوب نگاری کا سبب بنا ہوا ہے اور اسی عمل کو صحافت میں مکتوب نگاری کا نام دیا جاتا ہے۔

**مکتوب نگاری کی اقسام۔**

ترتیب اور بناوٹ کے لحاظ سے مکتوب نگاری کی درج ذیل اقسام ہیں۔

**چھوٹے شہروں کی مکتوب نگاری۔**

بڑے شہروں سے ارسال کیے گئے مکاتیب اور قصباتی یا چھوٹے شہروں سے بھیجے گئے مکاتیب میں ایک بنیادی فرق ہوتا ہے۔عام طور پر مشاہدا میں آیا ہے کہ بڑے شہروں سے ارسال کیے گئے مکاتیب ،ٹھوس، جامع اور معلوماتی ہوتے ہیں اس کی بنیادی وجہ مسائل کا تنوع اور ان کا پس منظر کو سمجھنے کے وسائل یعنی لائبریری، اخبارات اور رسائل کی بہتات اور خبروں کے ذرائع تک صحافیوں کی جلد رسائی ہے۔قصباتی علاقوں اور چھوٹے شہروں میں عام طور پر لائبریری اخبارات اور رسائل کی تعداد شہروں کی نسبت بہت کم دستیاب ہوتی ہے۔اس لیے ایسے علاقوں سے بھیجے گئے مکاتیب میں زیادہ تنوع یا دلچسپی نہیں ہوتی ہے۔

**شہری علاقوں کے مکتوب۔**

شہری علاقوں کے مکاتیب میں سیاست معیشت سرفہرست ہوتے ہیں اس کے بعد سماجی، ثقافتی سرگرمیاں ،غیر ملکی وجود کے دورے، لیڈروں کی سرگرمیاں اور بعض اہم خبروں کا پس منظر بیان کیا جاتا ہے۔بعض اوقات شہریوں کو درپیش مسائل کا احوال بھی بیان کر دیا جاتا ہے۔۔چونکہ شہری علاقوں میں اخبارات کے نمائندے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوتےہیں اس لیے ان مکاتیب کی زبان اور انداز بیان بھی صحافتی اور ادبی چاشنی کا حامل ہوتا ہے۔

**غیر ملکی مکتوب۔**

غیر ملکی مکاتیب میں مکتوب نگاران عشرے کی اہم ترین خبروں کا پس منظران کے بارے میں مقامی اخبارات ،ریڈیو، ٹیلی ویژن کے تبصرے اور لیڈروں کو آراء پیش کرتے ہیں۔ان مکاتیب میں بعض اوقات اس ملک کی کمیونٹی کی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی جاتی ہے جہاں کے اخبار میں وہ مکتوب شائع ہوتا ہے تاکہ اہل وطن دیار غیر میں مقیم اپنے ہم وطنوں کی سرگرمیوں سے آگاہ ہوسکیں۔

**شہر نامہ۔**

شہر نامہ کسی شہر یا قصبے میں ہونے والی سرگرمیوں کی رپورٹ کو کہا جاتا ہے عام طور پر یہ سرگرمیاں تعلیمی، سماجی، ثقافتی ہوتی ہیں۔شہر نامے میں لکھنے والا یکے اپنے تاثرات بھی شامل ہوتے ہیں، تاہم وہ مسائل اور ان کے حل کی نشاندہی نہیں کرتا۔ بلکہ سیدھے سادھے انداز میں واقعات کی رپورٹنگ کرتا ہے۔خبر اور شہر نامہ میں یہی فرق ہے کہ خبر کسی فوری اہمیت کے واقعے، بیان یا سرگرمی کی تفصیل ہوتی ہے جبکہ شہر نامہ کسی ہفتے، پندرھواڑے یا کسی خاص تقریب کی تفصیلی رپورٹ ہوتی ہے۔جس میں اس واقعے ،تقریب یا تقریبات سے متعلق تمام جزئیات پیش کی جاتی ہیں۔بعض کالم نگار بھی اپنے کالم کو شہر نامے کے انداز میں لکھتے ہیں جن میں م وہ معاشرے کی خوبیوں اور برائیوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔کچھ مخفی گوشوں سے پردہ بھی اُٹھاتے ہیں۔

**ڈائری۔**

ڈائری میں کسی تنظیم، ادارے، گروہ یا افراد کے بارے میں تفاصیل پیش کی جاتی ہیں یا پھر بعض اداروں یا شہروں میں ہونے والے کسی واقعے یا واقعات کی تفاصیل پیش کی جاتی ہیں۔اس میں افراد یا اداروں کا تعارف بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔بعض اداروں مثلاً جامعات فلمی دنیا، ریڈیو، ٹیلی ویژن کی سرگرمی پر مبنی ڈائری بھی لکھی جا سکتی ہے۔اس میں لکھنے والا جو کچھ دیکھتا یا سنتا ہے من وعن وہی بیان کر دیتا ہے۔ ڈائری بڑی حد تک کالم سے ملتی جلتی چیز کا نام ہے جبکہ مکتوب کی خاص مدت کے دوران پیش آنے والے واقعات کا احاطہ کرتا ہے۔

**مثال۔**

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

گجرات کی ڈائری میں وہاں کے حالات کیا احاطہ کیا گیا ہے اس کے علاوہ کسی بھی علاقے کی ڈائری میں وہاں کے علاقہ کے منظر کشی کے ساتھ ساتھ وہاں کے لوگوں کے حالات زندگی بھی بیان کی جاتی ہے۔کتاب کے مطالعہ میں گجرات کی ڈائری کا احوال کچھ اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ اس میں ادب کا رنگ نمایاں طور پر محسوس کیا جا سکتا ہے شہر کی سیاست اور گلی کوچوں میں پلنے والے نوجوانوں کے حالات زندگی کا مختصر احوال بھی بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے قصبات اور دیہات میں پیش آنے والے کسی بھی مشہور واقعہ کے بارے میں بھی بڑی باریک بینی سے چھان بین کر کے مصنف نے اس پر اپنے تاثرات بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

**سوال نمبر 27۔ علاقائی نامہ نگار کی خصوصیات اور ذمہ داریوں پر نوٹ لکھیں۔**

**جواب۔**

**علاقائی نامہ نگار:**

علاقائی نامہ نگار اخبار کا نہ تو کارندہ ہوتا ہے نہ ہی اس کا اخبار سے اتنا قریبی واسطہ ہوتا ہے وہ اپنے علاقے اور حدود میں رہ کر دوسرے شہر سے بھی اپنے اخبار کے لیے خبریں یکجا کر سکتا ہے اس سلسلے میں اس کا پہلا کام اپنے علاقے میں ہونے والے حالات واقعات کی چھان بین کرنا اور اس کی خبریں باہم اپنے اخبار کو پہنچانا ہے وہ اشتہارات کے سلسلے میں بھی اپنے ادارے کو بزنس فراہم کرتا ہے جبکہ رپورٹر کے فرائض اور دائرہ کار علاقائی نامہ نگار کی نسبت وسیع اور فرائض اہم ہوتے ہیں۔علاقائی نامہ نگار کے ذرائع محدود ہوتے ہیں۔جس علاقے کی نمائندگی کرتا ہے وہاں روزانہ ایسے واقعات ظہور پذیر نہیں ہوتے ہیں جو خبروں کا تانا بانا بن سکیں۔اس لیے علاقائی نامہ نگار مکتوب بھیجتے وقت اس کا پس منظر بھی بیان کرتا ہے خبروں کو اس کے صحیح تناظر میں پیش کیا جاتا ہے۔علاقائی نامہ نگار ایسے واقعات کو بھی خبروں کا موضوع بناتا ہے جن پر وقت کی گرد جم چکی ہوتی ہے جبکہ رپورٹر تازہ واقعات ہی کو خبروں کی بنیاد رکھتا ہے۔

**علاقائی نامہ نگاری کا طریقہ:** ہر کام کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے اگر وہ کام اس کے طریقہ کار کو اختیار کر کے کیا جائے تو زیادہ مؤثر ہوتا ہے لیکن اگر اسی کام کے لئے طریقہ کار غلط استعمال کیا جائے تو وہی کام نفع کی بجائے نقصان میں تبدیل ہو جاتا ہے۔علاقائی نامہ نگاری کے لئے بھی اس کے مروجہ طریقے پر عمل کر کے اسے مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔علاقائی نامہ نگاری کا طریقہ مندرجہ ذیل نکات پر مشتمل ہوتا ہے:

**1۔سوچ و بچار:** کسی بھی مسئلے پر نامہ نگاری سے پہلے اس کے متعلق اچھی طرح سوچ و بچار کر لینا بہت ضروری ہے۔مثال کے طور پر سڑکوں کے متعلق لکھنے سے پہلے متعلقہ اداروں سے رابطہ قائم کرنا چاہیے اور یہ معلومات اکٹھی کرنی چاہئیں کہ سڑکیں کب بنی تھیں؟ بارش میں ان کا کیا حال ہو جاتا ہے؟ سڑکیں اگر صحیح حالت میں رکھی جائیں تو وہاں کے رہنے والوں کی معاشی اور سماجی صورت حال کیا ہوگی؟ یعنی یہ بھی بتانا چاہیے کہ سڑک کی تعمیر سے کیا فرق پڑے گا اور کیا اثرات اور نتائج ظاہر ہوں گے اور یہ کہ سڑک پر لاگت کتنی آئے گی۔

**2۔تعمیری سوچ:** نامہ نگاری میں جو باتیں بتائی جائیں وہ تعمیری ہوں۔ایسے مسائل کو چھیڑنا جن کے بیان کرنے سے اس علاقے کے لوگوں کی اخلاقی حالت پر ضرب پڑتی ہو، اچھا نہیں۔اس طرح ایسی تجاویز جو نا قابل قبول ہوں، نامہ نگاری کا حصہ نہیں ہونی چاہئیں۔

**3۔مسائل کو محدود رکھنا:** کسی بھی خبر نامے میں دو تین مسائل سے زیادہ کو ذکر مناسب نہیں ہوتا۔نامہ نگار کو چاہیے کہ اپنے خبر نامے کو مختصر طور پر پیش کرے۔مسائل کی زیادتی قاری کے ذہن کو پراگندہ کرتی ہے۔اور مسئلے کی اہمیت کو کم کر دیتی ہے۔

**4۔قرب مکانی:** نامہ نگار ایسے مسائل پر قلم اٹھائے جن کا تعلق اس علاقے کے رہنے والے زیادہ سے زیادہ لوگوں سے ہو کسی ایسے مسئلے کا ذکر جس کا تعلق محدود لوگوں سے ہو نامہ نگاری کا حصہ نہیں ہونا چاہیے۔علاقائی نامہ نگاری کا مقصد ہی یہی ہے کہ علاقے کے مسائل کو اجاگر کیا جائے نہ کہ پورے شہر یا ملک کے مسائل کو۔

**5۔ممکنہ حل کی تجویز:** مسئلے کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ممکنہ حل کی تجاویز دینا بھی نامہ نگار کے لئے ضروری ہے لیکن تجاویز کا قابل عمل ہونا اور ملکی وسائل کو بھی مدنظر رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

**علاقائی نامہ نگاری کے اصول:** علاقائی نامہ نگاری کے اصول وضوابط مندرجہ ذیل ہیں:

**1۔ علاقائی مسائل سے مکمل آگاہی:**

ہر علاقائی نامہ نگار اپنے علاقے کے ان تمام مسائل سے مکمل آگاہی رکھتا ہو جن کے بارے میں وہ لکھنا چاہتا ہے مثلاً نئی سڑکوں کی تعمیر کے متعلق

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

لکھنے سے پہلے وہ متعلقہ اداروں سے رابطہ قائم کرے اور ان کے سربراہوں کے انٹرویو کرے اور مکمل چھان بین کے بعد ہی اپنے موضوع پر قلم اٹھائے اور نامہ نگار کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ ان نئی سڑکوں کی تعمیر سے اس علاقے کے لوگوں اور وہاں کی اقتصادی حالت کس قدر بہتر ہو سکتی ہے۔

**2۔ حقیقت پسندی:**

علاقائی نامہ نگاری خیالی سکیموں یا خاکوں کو پیش کرنے کی بجائے حقیقت پسندی سے کام لے اور ایسے منصوبوں کی نشاندہی کرے جن پر عمل درآمد بھی ممکن ہو اور ایسے مسائل کا احاطہ کرے جن کو حقیقت میں حل بھی کیا جا سکتا ہو۔ مسائل کا پس منظر بیان کرنا بہت ضروری ہے۔

**3۔ غلط بیانی سے پرہیز:**

علاقائی نامہ نگار غلط بیان سے سختی سے پرہیز کرے کیونکہ اس کی غلط بیانی سے اس کی نامہ نگاری کا اثر زائل ہو جائے گا اور اس علاقے کے مسائل بھی حل نہیں ہو سکیں گے۔ نامہ نگاری میں اعداد و شمار مکمل تحقیق اور مسائل پوری سچائی کے ساتھ بیان کرنے چاہئیں۔

**4۔ ذاتیات سے پرہیز:**

نامہ نگار کو چاہیے کہ وہ خود کو ذاتیات کے خول سے باہر نکال کر مسائل کی نشاندہی کرے۔ کیونکہ علاقائی نامہ نگاری میں ذاتیات کا الجھاؤ اس کی نامہ نگاری کے لئے ایک سوالیہ نشان بن جائے گا اس لئے ذاتیات کی علاقائی نامہ نگاری میں کوئی گنجائش نہیں۔

**5۔ حاشیہ آرائی سے گریز:**

نامہ نگار کو مسائل کی نشاندہی نہایت سادہ اور آسان الفاظ میں کرنی چاہیے۔ الفاظ کے پیچ و خم اور الجھاؤ سے مسائل بھی پس منظر میں چلے جاتے ہیں اور کوئی مسئلہ کھل کر سامنے آنے کی بجائے دب کے رہ جاتا ہے۔

**6۔ سیاسی بیانات سے پرہیز:**

نامہ نگاری میں سیاسی بیانات کو شامل کرنا قطعاً ضروری نہیں۔ سیاسی بیانات کو علاقائی نامہ نگاری کی بیساکھی مہیا نہیں کرنی چاہیے۔

**7۔ معلومات کی فراہمی:**

علاقائی نامہ نگاری صرف مسائل کو پیش کرنے کا ہی نام نہیں بلکہ اس علاقے کی مفید معلومات، ثقافتی، سماجی اور تاریخی سرگرمیوں کے بارے میں بھی قاری کو آگاہ کرنا علاقائی نامہ نگاری کے اہم اصول ہیں۔

**8۔ دلچسپی کا عنصر:**

علاقائی نامہ نگار کو اپنے خبر نامے کو دلچسپ بنانا بھی بہت ضروری ہے تاکہ لوگ اس کے دوسرے خبر نامے کا انتظار کریں۔ اور اس کے خبر نامے کے انتظار کی یہی کیفیت اس کی کامیابی کی دلیل ثابت ہوتی ہے۔

**9۔ ذاتی تنقید سے پرہیز:**

سماجی مسائل کے بیان کے وقت کسی پر ذاتی تنقید کا نامہ نگار کو کوئی حق حاصل نہیں اس طرح کرنے سے بات عدالت تک چلی جاتی ہے اور مسائل وہیں کے وہیں رکے رہ جاتے ہیں۔

**10۔ اختصار:**

نامہ نگار کو غیر ضروری طوالت سے گریز کرنا چاہیے اور مختصراً اپنے علاقے کے مسائل کو اجاگر کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اسے اپنے اخبار کی پالیسی کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نامہ نگار کو مصدقہ معلومات قارئین تک پہنچانے کو اپنا بنیادی مقصد سمجھنا چاہیے۔

**سوال نمبر 28۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارو پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔**

**جواب۔**

**خبر رساں ادارے:** خبر رساں ادرے یا نیوز ایجنسی سے مراد وہ مختلف ذرائع ہیں جو خبروں کو اکٹھا کر کے مقررہ معاوضے کے عوض اخبارات کو مہیا کرتے ہیں یا پھر ایسے اداروں کو مہیا کرتے ہیں جن کو روزمرہ یا مفید خبروں اور معلومات کی ضرورت ہو۔ اسی طرح فرانس کے دستور مجریہ میں خبر رساں ادارے کی تعریف کچھ اس طرح سے کی گئی ہے کہ " ایسے نجی ادارے جو خبارات و رسائل کو خبریں، مضامین، فیچر، تصاویر، اور دیگر اقسام کی ادارتی مواد فراہم کرتے ہیں اور جن کی آمدنی

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کا اہم ذریعہ ان کی اس خدمت کا معاضہ ہوتا ہے خبر رساں ادارے کہلاتے ہیں۔

**تاریخی پس منظر:** دیکھا جائے تو خبر رساں اداروں کا آغاز اسی وقت ہو گیا تھا جب ایشیائی حکمرانوں نے اپنی مملکتوں کے گوشے گوشے میں وقائع نگار مقرر کئے اور ان کی وساطت سے وہ اپنے حکومتی علاقے کی تمام خبروں سے مطلع ہونے لگے۔ مگر جب ہم بین الاقوامی خبر رساں اداروں کے ماخذ تلاش کرتے ہیں تو ہمیں چوتھوئی صدی سے اپنا سفر شروع کرنا پڑے گا۔ اس صدی میں تجارت کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ یورپ کے بڑے بڑے تجارتی اداروں نے مختلف مقامات سے خبریں حاصل کرنے کے لیے امداد باہمی کے اصول پر ادارے قائم کئے۔ تین سو سال بعد فران فرٹ، وی آنا پیرس اور لندن کے مشہور تجارتی ادارے ''راتھس چائیلڈز'' نے خبروں کی بہم رسانی کے لیے کبوتروں کو استعمال کیا۔ اسی ذریعے انہیں واغرلو میں ولنگٹن کی شان دار فتح کی خبر سب سے پہلے ملی اور اس سے انہوں نے نفع بھی کمایا۔ بہر حال خبر رساں اداروں کا وجود میں آنا ایک بالک قدرتی امر تھا کیوں کہ بعض ابتدائی خبر رساں اداروں نے دنیا کے نظام ذرائع ابلاغ میں بڑا اہم کردار ادا کیا اس کے بعد سے اخبار میں خبر رساں اداروں کو ایک صنعت کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

چند اہم اور مشہور خبر رساں ادارے جو دنیا میں موجود ہیں ان کا مختصر تعارف ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

**بین الاقوامی خبر رساں ادارے:** بین الاقوامی خبر رساں اداروں کی بات کی جائے تو سب سے پہلے یورپ میں خبر رساں اداروں کا تذکرہ کیا جانا ضروری ہے کیونکہ ان کی تاریخ بنسبت دیگر اداروں کے ذرا پرانے مانی جاتی ہے اور اس کی تاریخ بھی پرانی ہے۔

**ہافاس:** 1825ء میں فرانس کے ایک نوجوان چارلس ہافاس نے پیرس میں ایک دفتر کی بنیاد رکھی۔ اس وقت یہ ایک نیوز ایجنسی نہ تھی بلکہ اس کے بانی ہافاس نے بہت سے یورپی ممالک کے بڑے شہروں کا دورہ کیا اور بہت سے ایسے افراد سے ملا، جنہوں نے بحیثیت مراسلہ نگار کے کام کیا تھا۔ اس نے ان افراد کو یورپ کے مختلف شہروں میں اپنا نامہ نگار مقرر کیا جو ان شہروں سے خبریں حاصل کر کے ڈاک یا پیغام رسانوں کے ذریعے پیرس میں ہافاس ادارے کے دفتر تک پہنچاتے۔ جہاں ان خبروں کا ترجمہ اور نوک پلک ٹھیک کر کے اسے درست کر دیا جاتا۔ ان خبروں کو حاصل کرنے والوں میں سے اکثر لوگ فن سفارت کے ماہر تاجر ،اور ماہر مالیات تھے جو قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کی خبروں میں دلچسپی رکھتے تھے۔

**ولف ایجنسی:** برنارڈ ولف نے 1949ء میں جرمن نیوز سروس کی بنیاد رکھی۔ ولف جرمنی میں ہافاس کا نامہ نگار تھا جو کچھ عرصے بعد برلن میں ایک اخبار ''نیشنل زویٹنگ'' کا ڈائریکٹر بن گیا۔ اس نے اپنے صحافتی تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے نیوز سروس کا آغاز مختلف چیزوں کے اشاعت اور کاروباری حضرات کی مالی امداد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کیا۔ اس کا یہ تجربہ بہت کامیاب ہوا۔ پہلے پہل اس نے صرف قیمتوں کے متعلق خبریں شائع کیں لیکن بعد میں عام خبریں بھی شائع کرنا شروع کر دیں اس طرح یہ ادارہ ''ولف ایجنسی'' کے نام سے مشہور ہوا۔

**رائٹر:** پال جولیس رائٹر جرمنی کا باشندہ تھا جو ایک بک سٹور کا حصہ دار تھا۔ وہ پہلے برلن میں سیاسی پمفلٹ فروخت کرتا تھا لیکن بعد میں وہ برلن چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیرس چلا گیا۔ پیرس میں اس نے ہافاس نیوز ایجنسی میں بطور مترجم کام کیا پھر اس نے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر فرانسیسی کہانیوں کے جرمنی زبان میں تراجم کر کے جرمنی کے اخبارات کے ہاتھوں فروخت کرنا شروع کیا لیکن اس میں بھی اسے خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اس ناکامی کے بعد رائٹر کو ایک ترکیب سوجھی جس نے اسے شہرت ودوام بخشا، اس نے سوچا کہ فرانس کا تار برقی کا نظام برسلز میں ختم ہو جاتا ہے اور جرمنی کا نظام اخن سے شروع ہوتا ہے اس لیے برسلز سے جو خبریں جرمن تاجروں کو درکار ہوتی ہیں، وہ دیر سے دو گاڑیوں کے ذریعے موصول ہوتی ہیں۔ کیوں نہ اس تیس میل کے خلاء کو کبوتروں کی سروس کے ذریعے پورا کیا جائے۔ جب اس تجربے میں اسے خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی تو اسے ایک خبر رساں ادارے کی تشکیل کا خیال ستانے لگا لیکن فرانس میں ہافاس کا سکہ چلتا تھا اور جرمنی میں وولف بیورو چھایا ہوا تھا چنانچہ رائٹر نے برطانوی شہرت اختیار کر لی برطانوی شہرت اختیار کرکے رائٹر لندن میں سٹاک ایکسچینج کے قریب ہی اپنا کمرشل نیوز آفس کھولا۔ رائٹر نے ہر طرح کی خبریں فراہم کرنے کے لیے اپنے ادارے کو از سر نو ''رائٹر'' کے نام سے منظّم کیا۔ اب اس نے بہت سے اخبارات کو اپنے ادارے سے خبریں حاصل کرنے کے لئے قائل کیا رائٹر نے ''ولف نیوز ایجنسی'' اور ''ہافاس'' سے خبروں کے تبادلے کا معاہدہ کیا۔ اس معاہدے کی رو سے ہافاس اور ولف نے یورپ کو آپس میں بانٹ لیا اور رائٹر کو برطانیہ اور باقی دنیا میں خبریں جمع کرنے کا اختیار دیا۔ آپس میں طے پایا کہ ہافاس اور ولف رائٹر کو یورپ کی خبریں دیں گے اور اس کے تبادلے میں برطانیہ اور باقی دنیا کی خبریں اس سے لیں گے۔ 1872ء میں رائٹر نے نیویارک کے ''ایسوسی ایٹڈ پریس'' سے خبروں کے تبادلے کا معاہدہ کیا، اس طرح رفتہ رفتہ یہ منظّم اور وسیع ادارہ بن گیا۔

**امریکہ میں خبر رساں ادارے:** 1848ء میں نیویارک کے اخبارات نے آپس میں معاہدہ کیا کہ یورپ سے خبروں کے حصول کے لیے کشتیاں خریدی جائیں گی اور ان کے اخراجات تمام اخبارات مل کر برداشت کریں گے۔ اس مقصد کے لیے نیویارک کے اخبارات نے ''ہاربر نیوز ایسوسی ایشن'' کے نام سے ایک تنظیم قائم کی، جسے امریکہ کا پہلا خبر رساں ادارہ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ امریکہ میں پہلا خبر رساں ادارہ ''ہاربر نیوز ایجنسی'' تھا جو 1850ء میں قائم

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام ،بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہوا۔

**مشرقِ وسطیٰ میں خبر رساں ادارے:** نیوزی لینڈ میں پہلا خبر رساں ادارہ 1879ء میں ''نیوزی لینڈ پریس ایسوسی ایشن'' کے نام سے قائم ہوا۔ جاپان میں پہلا خبر رساں ادارہ ''شمبون یوتا کیشا'' 1896ء میں قائم کیا گیا جب کہ 1907ء میں ایک اور جاپانی خبر رساں ادارہ ''ڈیمپو'' کی بنیاد رکھی گئی یہ ادارہ اب ڈینسٹو کے نام سے مشہور ہے۔ جاپان کا سب سے شہرت کا حامل اور بڑا ادارہ ''کاکوسی'' 1914ء میں قائم کیا گیا۔

**یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل:** 1882ء میں بوسٹن، فلاڈلفیا، نیویارک اور شکاگو کے چار اخبارات نے باہمی شرکت سے یونائیٹڈ پریس کی بنیاد رکھی۔ لیکن اے پی اے کی سخت مسابقت کے باعث یہ ادارہ جلد دم توڑ گیا۔ ادھر اخبارات کے ایک بڑے زنجیرے کے مالک ایڈورڈ ویلس سکرپس کے دو نیوز ایجنسیوں کے قیام سے اس شہرت کو اور تقویت ملی۔ ایک اور تیسری ایجنسی خرید کر ان تینوں کے ادغام سے ''یونائیٹیڈ پریس ایسوسی ایشنز'' کے نام سے ایک نئی ایجنسی کی بنیاد رکھی 1958ء میں یونائیٹڈ پریس ایسوسی ایشنز اور انٹرنیشنل نیوز سروس آپس میں مدغم ہوئے تو نئے ادارے کا نام یونائیٹڈ پریس انٹرنیشنل رکھا گیا۔ ان دونوں کے ادغام کی وجہ یہ تھی کہ دونوں ادارے خسارے میں جا رہے تھے۔ اس وقت یو۔ پی۔ آئی میں سابق نیوز سروس کے حصص 25 فیصد تھے۔

**قومی خبر رساں ادارے:**

پاکستان کے قومی خبر رساں اداروں کا مختصر احوال کچھ یوں ہے۔

**ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان:**

قیامِ پاکستان سے قبل ہندوستان میں چار بڑے خبر رساں ادارے کام کر رہے تھے۔ جن میں ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا زیادہ مشہور تھا۔ پاکستان بننے کے بعد اس ادارے کا نام ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان رکھا گیا اور یوں یہ پاکستان کا پہلا خبر رساں ادارہ تھا جو آزادی کے بعد اس مملکت خداداد میں معرض وجود میں آیا۔ وفاقی دالحکومت کراچی میں ہونے کی وجہ سے اس ادارے کا صدر دفتر بھی کراچی میں قائم کیا گیا۔ اس کے بانیوں میں ملک تاج الدین کا نام نمایاں اور سرفہرست ہے جو قیامِ پاکستان سے قبل ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا کے لاہور آفس کے انچارج تھے۔ شروع میں یہ ادارہ ایسٹرن نیوز ٹرسٹ کی ملکیت میں رہا۔ جون 1960ء میں اسے سرکاری تحویل میں لے لیا گیا۔ اے پی پی حکومت پاکستان کی سرکاری تحویل میں چلنے والا واحد خبر رساں ادارہ ہے۔ اس کا صدر دفتر کراچی سے اسلام آباد منتقل ہو چکا ہے تاہم ملک کے بڑے شہروں میں اس کے علاقائی بیورو موجود ہیں جن کا انچارج بیورو چیف کہلاتا ہے جبکہ رپورٹر اور سب ایڈیٹر بھی ان دفاتر میں موجود ہوتے ہیں۔ ملک بھر میں اے پی پی کے نمائندوں کی تعداد تین سو سے زائد ہے۔ بیرون ملک بھی دنیا کے اہم ممالک کے اہم شہروں میں اے پی پی نے اپنے نمائندے بھیج رکھے ہیں جو ان ممالک کی اہم خبریں ارسال کرتے ہیں۔

**پاکستان پریس انٹرنیشنل:**

15 اگست 1955ء پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نام سے ایک نیوز ایجنسی کی بنیاد رکھی گئی۔ جنوری 1968 میں اس کا نام تبدیل کر کے پاکستان پریس انٹرنیشنل رکھ دیا گیا۔ یہ ایک پرائیوٹ لمیٹیڈ کمپنی ہے جس کا صدر دفتر میں ہے جبکہ بعض بڑے شہروں میں اس کے بیورو آفس اور چھوٹے شہروں میں نمائندے اور نامہ نگار خبر نگاری کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اس ادارے نے بھی فیچر سروس اور فوٹو سروس شروع کی لیکن کسی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکی۔ پی پی آئی پر ملکیت تبدیل ہونے کی وجہ سے نشیب و فراز آتے رہے۔ یہ انگریزی اور اردو میں سروس مہیا کرتی ہے۔

**نیوز نیٹ ورک انٹرنیشنل:**

پاکستان میں نجی شعبے میں قائم ہونے والا یہ پہلا بڑا خبر رساں ادارہ ہے جو 1993ء میں معروف صحافی حافظ عبدالخالق مرحوم نے شروع کیا۔ سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف کی مالی معاونت بھی اس ادارے کو حاصل ہے۔ اس ادارے نے بہت تیزی سے ترقی کی اور پاکستان کی صحافت میں بہت جلد ایک مقام حاصل کر لیا۔ این این آئی میں تعینات نوجوان صحافیوں کی ٹیم نے حافظ عبدالخالق کی سربراہی میں دن رات کام کیا اور یوں این این آئی ایک ناقابل نظر انداز خبر رساں ادارہ بن گیا۔ ملک کے تمام اہم اور بڑے ذرائع ابلاغ نے اس کی سروس حاصل کر لی۔ این این آئی میں انگریزی، اردو اور عربی کی سروس موجود ہے۔ عربی کی سروس عرب ممالک کے اخبارات کو فراہم کی جاتی ہے جبکہ انگریزی اور اردو سروس ملکی اخبارات کے لئے مختص ہے۔

**ثناء نیوز (کے پی آئی):**

جماعت اسلامی آزاد کشمیر نے جدوجہد آزادی کشمیر کو تقویت پہنچانے کے لئے کشمیر پریس انٹرنیشنل کے نام سے ایک خبر رساں ادارہ نوے کی دہائی میں راولپنڈی میں قائم کیا شروع میں یہ ادارہ صرف مقبوضہ کشمیر کی جدوجہد آزادی کے حوالے سے خبریں جاری کرتا تھا لیکن بعد میں رفتہ رفتہ کے پی آئی نے دیگر ملکی اور بین الاقوامی خبروں کی فراہمی کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ 2002ء میں اس ادارے کا نام تبدیل کر کے ''ثنا نیوز'' رکھ دیا گیا۔ انگریزی اور اردو میں ملکی اخبارات اور عربی سروس کے ذریعے عرب ممالک کو خبریں فراہم کی جاتی ہیں۔

**آن لائن:**

آن لائن نیوز ایجنسی کا مرکزی دفتر اسلام آباد میں ہے۔ اگرچہ اسے قائم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن پھر بھی اس نے کافی جگہ بنا لی ہے۔ یہ نیوز ایجنسی

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0345 5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

انگریزی اور اردو میں اخبار کو خبریں فراہم کرتی ہے۔کچھ عرصہ عربی سروس بھی شروع کی جو کہ بعد میں بند ہوگئی۔آن لائن اگر چہ معیاری خبریں فراہم کرتا ہے لیکن اس کی اصل وجہ شہرت اس کی فوٹو سروس جس کے لئے اس نے کہنہ مشق فوٹو گرافر تعینات کیے ہیں۔آن لائن سے جاری تصاویر اکثر و بیشتر اخبارات میں جگہ پاتی ہیں۔یہ تصوریریں اخبارات کو ای میل کے ذریعے بھیجی جاتی ہیں۔

**نیوز لنک:** یہ ایک نوخیز خبر رساں ادارہ ہے جو اسلام آباد میں قائم کیا گیا ہے۔اس نے ذرائع ابلاغ کو خبروں کی فراہمی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ یہ ادارہ نوجوان صحافی اور دانشور سرمد سالک کی سربراہی میں کام کر رہا ہے،جو جنرل ضیاء الحق کے پریس سیکرٹری صدیق سالک کے صاحبزادے ہیں۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی،ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبرز پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس،پروپوزل،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔